صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ یکم جون 2021ء بمطابق 20 شوال 1442 ہجری بعداز دوپہر تین بجکر بیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ O وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًاO مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ O ذٰلِكَ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ Oوَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا O يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ O اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًاO اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِى الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ۔

(ترجمہ): یہ منافق اللہ کے ساتھ دھوکہ بازی کررہے ہیں حالانکہ در حقیقت اللہ ہی نے انہیں دھوکہ میں ڈال رکھاہے۔ جب یہ نماز کے لیے اٹھتے ہیں تو کسمساتے ہوئے محض لوگوں کو دکھانے کی خاطر اٹھتے ہیں اور خدا کو کم ہی یاد کرتے ہیں۔ کفر و ایمان کے درمیان ڈانواڈول ہیں نہ پورے اِس طرف ہیں نہ پورے اُس طرف جسے اللہ نے بھٹکادیاہواس کے لئے تم کوئی راستہ نہیں پاسکتے۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو، مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا رفیق نہ بناؤ کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ کو اپنے خلاف صریح حجت دے دو؟ یقین جانو کہ منافق جہنم کے سب سے نیچے طبقے میں جائیں گے اور تم کسی کو اُن کا مددگار نہ پاؤ گے۔ وآخِرُ الدَعْوَانا أَنِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔کامران بنگش صاحب، یہ جو پولیس کاایشو چل رہاتھااس کوWindup کریں تاکہ ہم آگے چلیں۔

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم): شکریہ مسٹر سپیکر، سب کا بہت شکریہ، کل بھی ہم نے شکریہ ادا کیا تمام ٹریرژی اوراپوزیشن بینچز کا، ہماری ریکویسٹ ہے کہ اس معاملے کو Conclude کیا جائے اور آپ ڈائریکشن دیں کہ Accordingly ہم اس کے بارے میں آگے کیا کریں۔

جناب سپیکر: Okay میں آئی جی پی صاحب کو یہ ڈائریکشن دیتا ہوں کہ Within five days جو ایم پی اے اجمل صاحب کے ساتھ واقعہ ہوا، اس کی انکوائری Conclude کرکے اور اس کی سزا سے اسمبلی کو مطلع کریںWithin five days انکوائری کے لئے اور جو سزا اس کی بنتی ہے، جو میں سمجھتا ہوں Termination بنتی ہے، Whatever، وہ ہمیں بتائیں، اس کے بعد پھر ہاؤس اس پر اپنی بات کرلے گا۔ باقی جو ایشو تھا، ساتھ ہی میں لیوی اور پولیس والا، لیویز کا جو ہے، اور ایک بات میں اور بھی کرنا چاہونگا کہ پولیس پورے صوبے کی ایسی نہیں ہے، ان کی شہادتیں بھی ہیں، ان کی بڑی خدمات بھی ہیں، ہمیں وہ بھی Recognize کرنی چاہئیں، ان کے مسائل بھی ہیں، ہمیں ان کے لئے بھی غور کرنا چاہیئے اور یہ Black sheep ہر ڈیپارٹمنٹ کے اندر ہیں، کوئی محکمہ ایسا نہیں ہوتا جس کے اندر بعض ایسے لوگ نہ ہوں، توبہر کیف یہ ایک کالی بھیڑ آپ کے سامنے آگئی ہے اور پولیس ڈیپارٹمنٹ خود اس پہ خفا ہے کہ بھائی کیوں ایک آنریبل ایم پی اے کے ساتھ ایک ایس ایچ او نے اس طرح کی حرکت سر بازار کی ہے، فیملی کی موجودگی میں، لوگوں کی موجودگی میں، .So, we are waiting for their action اور پانچ دن ہم ان کو دیتے ہیں اس کے لئے، باقی لیوی والی جو بات میں نے کی کہ اس کے اوپر، اب وہ لیوی نہیں رہی، اب وہ پولیس میں ضم ہوچکی ہے، پوری طریقے سے، یہ گریڈ چار میں ہوتے تھے یا کچھ، ان کو اب پتہ نہیں گیارہ میں ہیں یا بارہ میں ہیں؟ وہ گریڈ دے دیا گیا ہے، تقریباً آٹھ ملین روپے جو ہیں ان کی Capacity building کے لئے دیئے گئے ہیں ان Merged districts کے اندر، اور گیارہ ہزار لیویز کی ٹریننگ کمپلیٹ ہوئی ہے، آپ کو پتہ ہے ان کی کوئی ٹریننگ تھی ہی نہیں، تو اب چونکہ فورس کا وہ حصہ بن گئی ہے تو ان کو ٹریننگ دی گئی

ہے، چالیس پولیس سٹیشنز قائم کئے گئے ہیں فاٹا کے اندر، اور تین بلین Allocate کئے گئے انفراسٹرکچر کے لیے، شہداء پیکج پہلے وہاں نہیں تھا، وہ بھی اب Extend کر دیا گیا ہے، جو Previous شہداء تھے ان لیویز کے اندر، ان کے لیے بھی شہداء پیکج، تو یہ بہت بڑے کام ہوئے ہیں اور میں اس پہ بھی یہ ڈائریکشن دیتا ہوں پولیس ڈیپارٹمنٹ کو کہ جو کارڈ کی بات کی، ابھی بھی ان کے اوپر لیویز لکھا ہوا ہے، تو Within ten days ان کے کارڈز جو ہیں وہ آپ تبدیل کریں اور ان کو پولیس کے کارڈ ایشو کریں، میری اطلاع کے مطابق وہ پرنٹنگ کے مراحل کے اندر ہیں تو ان شاءاللہ Within ten days ان کو پولیس کے کارڈز جو ہیں لیویز کو مل جائینگے۔ کونسچنز آور۔

نکتہ اعتراض

جناب احمد کنڈی: جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی کنڈی صاحب، جی کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: سر، کل ہم سب نے یکجہتی کا اظہار کیا اجمل خان صاحب کے ساتھ، بڑی خوشی ہوئی تمام اپوزیشن اور حکومت ایک ہی پیج پہ تھیں لیکن اس بات کا نچوڑ جناب سپیکر، یہ نکلتا ہے جو Writ of the Government جو ہے وہ کمزور ہے، Rule of law نہیں ہے اور اس کی میں کہتا ہوں اس ہاؤس سے کمزوری ہے جناب سپیکر، دیکھیں جمعہ والے دن سر، ہم نے ڈسکشن کی، میں بار بار کہتا ہوں، اس چیئر کی بہت بڑی ذمہ داری ہے، ہم نے حلف اٹھایا ہوا ہے، آپ نے دو دفعہ اٹھایا ہوا ہے، منسٹروں نے دو دفعہ اٹھایا ہوا ہے، جو ہم آئین کو برقرار رکھیں گے، ہم آئین کی پاسداری کرینگے، ہم آئین کا دفاع کرینگے، یہ بڑی Important بات ہے That we will preserve, protect and defend the Constitution، دیکھیں اس صوبے میں ایگزیکٹیو اتھارٹی پراونشل گورنمنٹ کے پاس ہے اور پراونشل گورنمنٹ کی جو Definition Constitution کے مطابق ہے، وہ کیبنٹ ہے اور اس طرح یہ کیبنٹ غیر آئینی ہے، Unconstitutional ہے، خدارا اس صوبے کے ساتھ زیادتی نہ کریں، آپ نے حکم فرمایا تھا ایڈووکیٹ جنرل کو، جناب سپیکر، آپ کے حکم کے اوپر جب تعمیل نہیں ہوتی، ہمیں دکھ ہوتا ہے، جو Monday والے دن نہیں آئے، آج Tuesday ہے، آج بھی نہیں آرہے، یہاں سے منسٹروں نے

کمٹمنٹ کی تھی جناب سپیکر، میرے پاس Verbatim موجود ہے کیونکہ یہ اکثر اپنی بات کو بھول جاتے ہیں، Monday والے دن ہم اس مسئلے کو حل کر کے آئینگے، میں یہ آج یہ پوچھتا ہوں، یہ کیا حل لیکر آئے ہیں؟ اور (قطع کلامیاں) مجھے بات کمپلیٹ کرنے دیں، دیکھیں جی، میں کبھی بھی غیر ضروری نہیں بولتا اور کوشش کرتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ میڈیا والے کیوں باہر چلے گئے ہیں؟ ایک منٹ کنڈی صاحب، جی کیوں باہر گئے ہیں؟

جناب احمد کنڈی: سر، وہ میرے خیال میں میڈیا نے واک آؤٹ کیا ہے، میرے خیال میں حامد میر صاحب، حامد میر صاحب کے اوپر جو پابندی لگائی گئی ہے، اس کو ہم پیپلز پارٹی کی طرف سے Condemn کرتے ہیں اپوزیشن کی طرف سے Condemn کرتے ہیں۔ (تالیاں) دیکھیں اس ملک کے مسائل کا حل آئین کی پاسداری میں ہے، Rule of law میں ہے، پولیس کی بات ہوئی، یا یہ حامد میر کا کیس دیکھ لیں تو اداراتی تجاوزات جو ہو رہے ہیں، Institutional overstepping جو رہی ہے جناب سپیکر، اس کی وجہ سے اس ملک کو بحران کا سامنا ہے، تو میں بار بار آپ کو یہی کہتا ہوں، میرا جو نکتہ ہے وہ پھر وہی پہ آجاتا ہے، جب ایک صوبائی حکومت ایک سپیکر جناب سپیکر، مجھے صوبائی حکومت سے بھی توقع نہیں ہے، میں نے آپ سے صرف گزارش کی، آپ سے ہمیں بڑی توقعات ہیں، ہمیں آپ پر فخر ہے جس طریقے سے آپ ہاؤس چلا رہے ہیں، میں یہ کہتا ہوں آپ صرف رولنگ دے دیں، جو میرا پوائنٹ Valid آپ نے اس دن کہہ دیا ہے، AG (Advocate General) نے باقاعدہ انہوں نے اپنے comments بھی دے دیئے ہیں، آپ رولنگ دیں کہ یہ کابینہ غیر آئینی ہے، According to the Constitution آپ رولنگ دیں، نہیں تو میں آپ کو یقین سے کہتا ہوں، ایوانوں کے لوگ تیار بیٹھے ہیں، وہاں سے رولنگ آجائیگی، اس ہاؤس کی بے توقیری ہوگی، نہ کریں اس طرح جناب سپیکر، میری ریکویسٹ ہے، آپ سے دست بستہ گزارش ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے کنڈی صاحب، Thank you very much دیکھیں مجھے لاء منسٹر صاحب نے بتایا ہے کہ ایڈوکیٹ جنرل کل بھی سپریم کورٹ میں تھے، آج بھی سپریم کورٹ میں ہیں اور جیسے یہ آئینگے میں ان سے رابطہ، میں ان کو بلا لونگا۔

Questions` Hour: Ms. Sumaira Khatoon Sahiba. (Pandemonium)
No more discussion, 11337, Ms. Sumaira Khatoon Sahiba.

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر، یہ بات ضروری ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں عنایت اللہ خان، آپ لوگوں کا ایجنڈا ایک پوائنٹ پہ بھی آگے نہیں چل رہا ہے You have thirty nine points almostاور ہم اور چیزوں میں الجھ کر رہ جاتے ہیں، یہ آپ کا اجلاس ہے ایجنڈے کی طرف آئیں تاکہ ہم کوئسچنز آور ختم کرکے آپ کی ڈیبیٹ کی طرف جائیں، آج Covid کے اوپر آپ نے بات کرنی ہے۔

جناب احمد کنڈی: جناب سپیکر، آپ نے رولنگ نہیں دی۔

جناب سپیکر: اس کا میں نے کہہ دیا، اب اس کا میرے پاس اور کیا حل ہے کنڈی صاحب کہ وہ جب آئے گا تو آجائے گا، اب دیکھیں، جیسے کل آپ نے کہا تھا، سب کی رائے تھی، میری بھی رائے تھی کہ آئی جی پی صاحب کل کے اجلاس میں آئیں But وہ Unfortunately کراچی میں تھے، ان کے باقی لوگ آگئے تھے، ابھی اس ایشو پر گورنمنٹ کر رہی ہے، جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر برائے محنت و ثقافت): جناب سپیکر، میں نے اس دن بھی کہا تھا کہ ہم نے لاء ڈیپارٹمنٹ کو بھیجا ہے، چونکہ ایڈوکیٹ جنرل سپریم کورٹ میں Busy ہیں، آج بھی نہیں ہے، کل بھی نہیں تھے اور ان کے بغیر دیکھیں یہ کبھی بھی اس طرح جو قانونی نکتہ ہے، ظاہر ہے ایڈوکیٹ جنرل جو ہے وہ اس ایوان کا بھی حصہ ہیں۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر۔

وزیر برائے محنت و ثقافت: سر، مہربانی اوکړه لږ واوره۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ آج کا اجلاس نہیں ہونا چاہیے تو آپ میرے خیال سے ہمیں تو کوئی اعتراض نہیں ہے، اگر آپ اجلاس کو Adjourn کرنا چاہتے ہیں، اس پر بھی ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے، اگر یہ نہیں چلنے دیتے تو ان کی مرضی ہے ٹھیک ہے، جب یہ قانونی ہو جائے اس کے بعد آپ اجلاس بلالیں، میں تو یہی کہونگا کیونکہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہی چند دن ہیں، اجلاس کے آگے بجٹ آجانا ہے تو ہمیں ایجنڈے کی طرف بھی جانا چاہیئے۔

وزیر برائے محنت وثقافت: ٹھیک ہے، اگر یہ نہیں چلنے دیتے جناب سپیکر، توآپ آج کا اجلاس وہ کردیں، ان شاءاللہ جب ایڈوکیٹ جنرل صاحب آجائے، ہم جواب دے دینگے۔

جناب سپیکر: بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، اگر ایڈوکیٹ جنرل صاحب سپریم کورٹ میں Busyہیں، آج بھیBusy تھے اور کل بھی وہ Busy تھے تو میرے خیال میں جس طرح منسٹر صاحبان ڈیپارٹمنٹ سےWritten form میں جوابات لے لیتے ہیں، تو ٹیلی فون پر ان سے رابطہ کرلیں اور اسی ایشو سے تو میرے خیال ابھی سارے ملک کو خبر ہوئی ہے، تو کم از کمWritten form میں ان سے لے آئیں، یہ پانچ منٹ کا کام ہے کہ آیا یہ کیبنٹ جو ہے جو نمبر ہےConstitution میں،Constitution کے مطابق نمبر ہے کہ اس سے زیادہ ہے؟ یہ تو بڑا آسان کام ہے، شوکت صاحب کو آپ ٹاسک دے دیں، وہ ٹیلی فون پر اس سے رابطہ کرلے گا اور ایڈوکیٹ جنرل صاحب کی جوWritten statement ہے وہ ہاؤس کوInform کردیں، آسان طریقہ ہے جناب سپیکر، آپ ان کو بتائیں، منسٹر انفارمیشن کو بتائیں، وہ رابطہ کرلے گا، پانچ منٹ، پانچ منٹ۔

جناب سپیکر: جی، شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر برائے محنت وثقافت: ٹھیک کہہ رہے ہیں، میرا ان سے جیسے رابطہ ہوجائے ان شاءاللہ تعالیٰ میں ان سے پوچھ لونگا، تو میں بتادونگا ان کو (شور) اس میں کیا ہے؟ ہم تو کوئی انکار تو نہیں کررہے ہیں، دوسرا آپشن بھی کھلا ہے سر، اگر یہ کہتے ہیں کہ اسمبلی کا اجلاس نہ چلے تو چھٹی کرلیں آج کی، اس میں کیا ہے؟ (شور)

جناب سردار حسین: د اسمبلی ممبر دے ، دے دې رابطه اوکړی۔

وزیر برائے محنت: زه د اسمبلئ ممبر یمه خو زه د چا اپریټر نه یمه۔

جناب سپیکر: جی درانی صاحب، اس کے بعد کامران بنگش صاحب، درانی صاحب۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب، میں نے اس اسمبلی کے وقار بچانے کے لئے آپ کو اپنے چیمبر سے بھی فون کیا، چونکہ میرے پاس اپوزیشن کے ممبرز آئے تھے کہ ہم اس کو

اٹھائیں گے تو میں نے اس لئے آپ کو فون کیا کہ اگر آپ ایڈوکیٹ جنرل کو بلائیں، وہ ایک دن نہ آئے دو دن نہ آئے تو آپ کی نہیں ہے، یقین جانیئے آپ کی Respect اور آپ کی عزت ہماری عزت ہے، ابھی ایڈوکیٹ جنرل اگر آپ بلالیں، میں نے اس لئے آپ کو آدھا گھنٹہ پہلے فون کیا کہ ذرا آپ رابطہ کریں، ابھی یہ ہے کہ یہ 18th Amendment کے بعد فارمولا ہے کہ اس کو گیارہ فیصد آبادی پر جتنے آپ رکھ سکتے ہیں، اس کے پوائنٹ بنتے ہیں 15.95 اس کے منسٹر آتے ہیں، اس پر سولہ، پھر بھی پانچ کم ہیں Hundred سے، ابھی یہ ہے کہ اگر آپ اس کو صحیح سٹڈی کریں تو اس ایڈوکیٹ جنرل کی ضرورت نہیں ہے، ابھی فیصلہ یہ ہے کہ ایک منسٹر کو فارغ کرنا ہے، اس کے لئے ابھی کابینہ بیٹھے گی کہ ان میں سے کس کو فارغ کیا جائے؟ جس طرح بیانات پہ کرپشن کے خلاف جب وزیر صاحب کا کوئی بیان آتا ہے تو اس کو فوراً فارغ کرتے ہیں، ابھی آئینی تقاضا ہے، کوئی شک والی نہیں ہے، آپ کی اپنی لیگل ٹیم ہے، آپ اپنی لیگل ٹیم پہ اس کا فارمولا نکالیں، اگر اس فارمولے پہ سترہ (17) آتے ہیں، ہم بسر تسلیم، اگر نہیں آتے ہیں تو انا کا مسئلہ کیوں بنایا ہے؟ تو پلیز میں نے آج بھی کوشش کی کہ اپوزیشن کی طرف سے یہ معاملہ یہاں پر نہ آئے، ابھی دو منٹ کی بات ہے، آپ کی لیگل ٹیم اپنی ہے اسمبلی کی، اس پہ نکالیں وہ آپ کو پیش کریں، ایڈوکیٹ جنرل کی ضرورت نہیں ہے تو اس پہ بھی مزید میرے خیال میں سبکی ہوتی ہے اس ایوان کی، آپ خود اس پہ فارمولا بھی ان کو بتا دیں اور اگر نہیں ہے تو وہ فارمولا میرے پاس آیا ہے، میرے دفتر میں ہے، وہ فارمولا میں آپ کو ابھی پیش کروں گا کہ اس فارمولے پہ یہاں پر اس صوبے کے کتنے وزیر ہو سکتے ہیں؟ شکریہ جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی، کامران بنگش صاحب۔

<u>جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم)</u>: شکریہ مسٹر سپیکر، میری ریکویسٹ ہے آپ کی چیئر سے کہ Already اتنا ایجنڈا ہے، کل بھی ہم نے ریکویسٹ کی تھی کہ 29 ایجنڈا آئٹمز آئے ہوئے ہیں، اس کے بعد ایک ایک ایڈجرنمنٹ موشن کے اوپر پورا پورا دن بات ہوتی ہے، تو میری ریکویسٹ صرف اتنی ہے مسٹر سپیکر، کہ ایک بات کو لیکر ہم پورے ہاؤس کو کام سے، ایک تو اجمل صاحب کا ایشو تھا، وہ بڑا Important nature کا تھا، ہم نے شکریہ بھی ادا کیا ہے، میری ریکویسٹ اتنی ہے کہ آپ اس بات کو لیکر اتنا زیادہ وہ Issue create ہو جاتا ہے، ہم نے کہا کنڈی صاحب کو ایشورنس دی ہے کہ جیسے ہی

Response آ جائے گا ہم ہاؤس میں بتادیں گے، ان کو بلا لیں گے، اپنے چیمبر کی رولنگ ہے آپ کی کہ آپ اپنے چیمبر بلائیں گے ایڈووکیٹ جنرل صاحب کو، میری ریکویسٹ یہ ہے کہ ایجنڈا کو چلنے دیں، جیسے ہی Response آتا ہے ہم آپ کو بتادیتے ہیں۔

جناب سپیکر: اب جی سردار یوسف صاحب! سردار یوسف صاحب خفا ہو جاتے ہیں، کہتے ہیں آپ نون والوں کو ٹائم کم دیتے ہیں حالانکہ ایسی بات نہیں ہے۔ سردار صاحب!

سرادر محمد یوسف زمان: شکریہ جناب سپیکر، جس طرح کہ Constitutional بات ہو رہی ہے ظاہر ہے کہ ہم سب نے حلف جو اٹھایا ہے، اس آئین کے تحت اٹھایا ہے، یہ آئینی مسئلہ ہے، یہ اگر Quote ہو گیا، اس اسمبلی میں کوئی Rule quote ہو جاتا ہے تو پھر Rule پر اس پر Decision لیا جاتا ہے، اب آئینی مسئلہ Constitutional point جو اٹھا ہے تو یہ زیادہ Important ہے، ایجنڈا بھی ہمارا اسی کے مطابق چلے گا، اس کے بغیر تو نہیں چلے گا۔ پھر دوسری بات ہے، یہ اتنی کونسی بڑی مشکل بات تھی کہ جو یہ حل نہیں کر سکتے، ٹیلیفون پر بھی حل ہو سکتی ہے، رابطہ بھی ہو سکتا ہے اور حکومت اگر چاہے تو یہ اتنا لمبا مسئلہ نہیں ہے، پھر حکومت خود کہتی ہے، اب جو ٹریژری بنچز کے لوگ کہتے ہیں، منسٹر کہتا ہے جی ایجنڈا، ایجنڈا تو ہمارا ہے، اپوزیشن کا ایجنڈا ہے، ہماری تحریک التواء ہے، ہماری جو ایڈجرنمنٹ موشن ہے، یہ ساری چیزیں ہیں، ہم جو یہ مطالبہ کرتے ہیں کس لئے؟ اس لئے کہہ رہے ہیں کہ اس ہاؤس کا تقدس بھی بحال رہے، اس چیئر کا تقدس بھی بحال رہے، دو دن تین دن پہلے آپ کی طرف سے یہ ڈائریکشن ہوئی اور تین دن کے بعد ایڈووکیٹ جنرل نہیں آ سکتے، ڈپٹی ایڈووکیٹ جنرل ہیں، اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل ہیں، پورے ان کے لوگ ہیں بہت زیادہ، تو یہ کونسی بات ہے، کس وجہ سے یعنی اس میں رکاوٹ کوئی بات جو اس کو چھپایا جارہا ہے؟ تو جو آئین کی خلاف ورزی کی جارہی ہے گورنمنٹ خود کرتی ہے، تو گورنمنٹ کو بھی جوابدہ ہونا چاہیئے، اس اسمبلی کے سامنے جوابدہ ہونا چاہیئے، سپیکر کے سامنے جوابدہ ہونا چاہیئے، تو میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ خدارا یہ اتنا کوئی ایسا مسئلہ، اس کو ایشو نہ بنائیں، ہم نہیں بناتے لیکن کلیئر کرنے کے لئے گورنمنٹ کو چاہیئے، فوری طور پر جواب دیں اس اسمبلی کو۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ کامران بنگش صاحب! آپ ہاؤس سے ذرا باہر تشریف لے جائیں، رابطہ کرنے کی کوشش کریں، میں ایجنڈا لے کے آگے چلتا ہوں، آپ رابطہ کر کے ہمیں بتائیں، اس کا جو بھی گورنمنٹ سے رابطہ کرتے ہیں، ایڈوکیٹ جنرل سے کوشش کریں جس سے بھی آپ کا، یالابی میں چلے جائیں یا میرے چیمبر میں چلے جائیں۔ کوئسچنز آور: مسز حمیرا خاتون صاحبہ، کوسچن نمبر 11337۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

* 11337 _ محترمہ حمیرا خاتون: کیا وزیر ہاؤسنگ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ اور اسکے تحت کسی پراجیکٹ میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران گریڈ 17 اور اس سے بالا سکیل کے افسران کو اضافی چارج کے تحت مختلف پوسٹوں پر تعینات کیا گیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو محکمہ اور اسکے تحت کسی پراجیکٹ میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران گریڈ 17 اور اس سے بالا سکیل کے افسران کو اضافی چارج کے تحت مختلف پوسٹوں پر تعینات کیا گیا ہے، ان کے نام، سکیل اور اضافی پوسٹوں پر خدمات کا دورانیہ کیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے، نیز گزشتہ دو سالوں کے دوران محکمہ ہذا میں بھرتی ہونے والے ملازمین کی سکیل وار تعداد کیا ہے؟

جناب امجد علی (وزیر برائے ہاؤسنگ): (الف) جی نہیں، محکمہ اور اس کے تحت کوئی پراجیکٹ نہیں ہے، البتہ محکمہ پی ایچ اے عوام الناس اور صوبائی سرکاری ملازمین (حاضر سروس/ریٹائرڈ) کے لئے خیبر پختونخوا میں ہاؤسنگ سکیمیں/ٹاؤن شپ کا قیام کرتا ہے جسکی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

1۔ جلوزئی ہاؤسنگ سکیم نوشہرہ 2۔ ملازئی ہاؤسنگ سکیم ورسک روڈ پشاور 3۔ جرما ہاؤسنگ سکیم کوہاٹ 4۔ حویلیاں ٹاؤن شپ ایبٹ آباد 5۔ ہنگو ٹاؤن شپ ہنگو 6۔ ہائی رائز فلیٹس حیات آباد۔

مندرجہ ذیل تمام ہاؤسنگ سکیموں/ٹاؤن شپ میں ترقیاتی کام خود اپنے موجود سٹاف سے کرواتے ہیں، لہذا گریڈ 17 اور اس سے بالا سکیل کے افسران کو گزشتہ پانچ سالوں میں اضافی چارج کے تحت پوسٹ پر تعینات نہیں کیا گیا ہے۔

(ب) کوئی اضافی چارج نہیں دیا گیا، نیز گزشتہ دو سالوں کے دوران محکمہ ہذا میں 03 اسسٹنٹ ڈائریکٹر (ٹیکنکل (بی پی ایس 17) بھرتی کئے گئے ہیں، گزشتہ دو سالوں کے دوران بھرتی ہونے والے ملازمین کی سکیل وار تعداد مندرجہ ذیل ہے:

نام	ولدیت	سکونت	تعلیمی قابلیت	تاریخ بھرتی
عزت خان	امیر زمان	دیر لویر	ایم۔ایس انجینئرنگ	01-07-2020
عباس خان	شاہ عالم	صوابی	ایم۔ایس انجینئرنگ	01-07-2020
محمد رحیم	قیمت خان	درہ آدم خیل	بی۔ایس انجینئرنگ	1-07-2020

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، یہ میرے سوال کا جو جواب آیا ہے اس کا جز نمبر (الف) تو اس سے میں مطمئن ہوں لیکن اس کے جز نمبر (ب) میں جو کہا گیا ہے کہ کوئی اضافی چارج نہیں دیا گیا، تو یہ جواب جو ہے یہ بالکل درست نہیں ہے اور میری جتنی انفارمیشن ہیں اس کے مطابق جو ہے اضافی چارجز ہیں اس محکمے کے اندر لیکن مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ پتہ نہیں کیوں انہوں نے اس کو Deny کیا؟

Mr. Speaker: Ji, Minister for Housing, Dr. Amjad Khan Sahib, please respond.

جناب امجد علی (وزیر برائے ہاؤسنگ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب، میڈم کو جواب بالکل دیا گیا ہے، اگر اس کے علاوہ اس کے پاس ایسی کوئی انفارمیشن ہے تو میرے ساتھ شیئر کریں، ان شاءاللہ اس کا حل بھی نکالیں گے لیکن اس طرح کوئی نہیں ہے کیونکہ ہمارے پاس کوئی پراجیکٹ ہے ہی نہیں ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ میں، تو اگر کوئی پراجیکٹ ہے ہی نہیں تو اس کے لئے کسی کو اضافی چارج دینا یا اضافی ڈیوٹی دینا یہ ہو ہی نہیں سکتا، اس کی Personally بھی میں نے معلومات کی ہیں، اس طرح کوئی نہیں ہے،

اگر آپ کے پاس اس طرح کی کوئی انفارمیشن ہے تو میرے ساتھ شیئر کریں، ان شاءاللہ میں اس کو حل کروں گا۔

جناب سپیکر: جی میڈم حمیرا خاتون صاحبہ۔

محترمہ حمیرا خاتون: جی ٹھیک ہے جناب سپیکر صاحب، میں منسٹر صاحب سے شیئر کروں گی۔

Mr. Speaker: Thank you very much. Question No. 11352, Ms. Nighat Yasmeen Orakzai Sahiba. Answer be taken as read, supplementary, please.

* 11352 _ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ بی آر ٹی پراجیکٹ جس پر خطیر رقم خرچ ہو چکی ہے، شروع کے دن چند دن بعد ہی حادثات کا شکار ہوا اور سروس معطل کر دی گئی؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو بی آر ٹی سروس محفوظ طریقے سے دوبارہ شروع کی جائے گی، نیز بسوں میں لگنے والی آگ و خرابیوں کی وجوہات اور غفلت برتنے والے ذمہ دار افراد کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے، نیز غفلت کے مرتکب افراد کے خلاف جو کارروائی عمل میں لائی گئی ہے، کی بھی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شاہ محمد خان (وزیر ٹرانسپورٹ): (الف) بی آر ٹی پراجیکٹ پر خرچ ہونے والی رقم منظور شدہ PC-1 کے تحت تھی، بی آر ٹی بسوں کو پیش آنے والے غیر متوقع واقعات کے بعد بس کمپنی کی سفارش اور عوام کے تحفظ کے پیش نظر سروس کو عارضی طور پر معطل کیا گیا تھا؛

(ب) 24 اکتوبر 2020 کو بس بنانے والی کمپنی کی سفارش پر سروس کو دوبارہ بحال کیا گیا، بسوں کی وارنٹی کے حوالے سے بس بنانے والی کمپنی کی جانب سے بنیادی مسئلے کی جانچ سے متعلق تفصیلی معائنہ کیا گیا، بس کمپنی ماہرین کی جانب سے بتایا گیا کہ کرنٹ کی غیر معمولی ترسیل کے باعث نصب کیپیسٹرز نے کام کرنا چھوڑ دیا جو بعد ازاں آگ لگنے کا سبب بنا۔ معاہدے کی رو سے پیش آنے والے تمام واقعات اور بسوں کی تصحیح پر آنے والی لاگت کی ذمہ داری بس بنانے والی کمپنی پر ہے، چونکہ بس کمپنی بسوں کی وارنٹی کے حوالے سے بھی ذمہ دار ہے، ایسے واقعات غیر متوقع ہوتے ہیں لیکن ہائبرڈ ٹیکنالوجی کے حوالے سے غیر معمولی نوعیت کے نہیں ہیں، یہاں تک کہ مشہور کمپنیاں جن میں AUDI,BMW شامل ہے، انکے ساتھ بھی

ایسے واقعات رونما ہوئے ہیں، مزید برآں بسیں موٹر اور بیٹری کے حوالے سے بارہ سال اور عام آلات /پارٹس کے حوالے سے دو سال کی وارنٹی میں ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، یہ بی آر ٹی کا جو ہے بی آر ٹی پہ ہے نا۔

جناب سپیکر: آپ کا ٹرانسپورٹ پہ ہے نا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: وہی ٹرانسپورٹ پہ ہے نا جی۔

جناب سپیکر: جی جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، اس میں میں نے ان سے پوچھا ہے کہ پراجیکٹ جو ہے، آیا یہ درست ہے کہ بی آر ٹی پراجیکٹ میں خطیر رقم خرچ ہوئی؟ انہوں نے جواب دیا، بی آر ٹی پراجیکٹ پر خرچ ہونے والی رقم منظور شدہ پی سی ون کے تحت تھی، پھر بی آر ٹی بسوں کو جناب سپیکر صاحب، اس میں میرا جو کوسچن ہے، میں جو کوسچن ان سے کرنا چاہتی ہوں، وہ یہ کرنا چاہتی ہوں کہ جو ٹرانس پشاور ہے جناب سپیکر صاحب، انہوں نے سب سے پہلے تو بسیں مطلب ابھی پراجیکٹ شروع بھی نہیں ہوا تھا اور یہ منگوا کے اور دھوپ میں کھڑی کر دی تھیں اور اس کی وجہ سے یہ لوگ یہ کہہ رہے ہیں کہ بیٹریوں کی وجہ سے نہیں ہوا، کسی اور وجہ سے یہ حادثات پیش آئے ہیں، نہیں جناب سپیکر صاحب، جب بیٹریاں خراب ہو جاتی ہیں اور جب آپ ایک چیز کے لئے آپ کہتے ہیں کہ نمبر ون ہمیں ایک بس چاہیئے اور اس کا ذمہ دار میں منسٹر کو نہیں سمجھتی ہوں، میں ابھی آگے اس پہ Explanation کر رہی ہوں، سر، میں منسٹر صاحب سے آپ کی وساطت سے یہ کہتی ہوں کہ اگر یہ اتنا کمزور منسٹر ہے، یہ اتنا زیادہ کمزور منسٹر ہے تو اس کو اپنی کرسی سے Resign کرنا چاہیئے اور اسی ایکس بیوروکریٹ کو جو کہ چودہ لاکھ روپے لے رہا ہے جو کہ ٹرانس پشاور کا جو چیئرمین ہے اور وہ رقم ہم دیتے ہیں اور ہماری رقم جو ہے وہ ٹرانسپورٹ منسٹر کے ذریعے ٹرانس پشاور پہ لگتی ہے اور ان کی تنخواہ ڈیڑھ لاکھ روپے ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: جواب لیتے ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر نہیں سر، پہلے میری بات پوری سنیں سر، یہ بہت Important questions ہیں اور اس میں عوام کو اور خود منسٹر کو بھی آگاہی ہونی چاہیئے کہ جناب سپیکر، تین ہزار ویکنسیز

آئیں ٹرانس میں۔ جو ایکس بیوروکریٹ یہ کریں گے کہ بیوروکریسی میں اپنے مزے لوٹیں گے اور جب ریٹائر ہو جائیں گے تو تب بھی وہ آ کے دوسروں کی مطلب کرسیوں پہ قبضہ کر لیں گے جناب سپیکر صاحب، میں چاہتی ہوں کہ اس میں منسٹر صاحب کو اس کا چیئرمین ہونا چاہیئے تھا اور جب یہ بل آرہا تھا تو یہ سوئے ہوئے تھے اور اس میں دو پشاور کے ایم پی ایز کو ہونا چاہیئے تھا تاکہ وہ اس کو Overlook کر سکیں جناب سپیکر صاحب، کیونکہ اس میں زندگیوں کا سوال تھا، جتنی آگ لگی ہے، سب کچھ ہوا ہے، میں یہ پھر بھی کہوں گی کہ منسٹر صاحب جو ہیں اگر اس کے لئے آواز نہیں اٹھا سکتے اور ان کی چودہ لاکھ ان کی تنخواہ ہے، وہ چودہ لاکھ کس بات کی لے رہا ہے؟ یہ ہمارے ٹیکسوں کے پیسے ہیں، یہ عوام کے پیسے ہیں اور اس کے بعد جو ہے تو منسٹر صاحب کی تنخواہ ڈیڑھ لاکھ روپے ہے، سر، اتنا کمزور منسٹر ہے اسے Resign کر دینا چاہیئے، اسی ایکس بیوروکریٹ کو لا کے یہاں بٹھا دینا چاہیئے جناب سپیکر صاحب، مجھے اس کا پورا جواب اور میں اس میں امنڈمنٹ لانا چاہتی ہوں کہ یہ ٹرانس کا جو چیئرمین ہو گا وہ جو جس کسی بھی ادارے کا جو ہو گا، ڈیپارٹمنٹ کا، کوئی بھی اگر محکمے کا ہو گا، منسٹر ہو گا تو وہ چیئرمین ہو گا اور اس کے ساتھ دو ایم پی ایز پشاور کے ہونگے یا کسی اور ضلع سے ہونگے تو وہ اس میں ڈالے جائیں گے، سر، میں امنڈمنٹ لاؤں گی، منسٹر صاحب سے کہیں کہ وہ اس بات پہ ایگری کریں ورنہ میرا سوال جو ہے وہ کمیٹی کو بھیجیں۔

جناب سپیکر: میں آپ کی اطلاع کے لئے عرض کرتا ہوں کہ یہ جو ایشو ہے Already special audit report یہاں پہ ہمیں آئی ہوئی ہے اس اسمبلی میں اور ہماری پی اے سی کے سامنے زیر غور ہے، اس میں یہ ساری چیزیں پبلک اکاؤنٹ کمیٹی میں ہم لا رہے ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں سر، لیکن میں اس پہ امنڈمنٹ لانا چاہتی ہوں کہ میں ایکس بیوروکریٹ کو میں نہیں مانتی ہوں، چاہے کوئی مانے یا نہ مانے لیکن میں ایکس بیوروکریٹس کو نہیں مانتی ہوں سر۔

جناب سپیکر: جی، بہر کیف جو آپ کے کوسچن کا وہ حصہ تھا نا وہ سارا جو ہے، آڈٹ رپورٹ ہمارے پاس آ چکی ہے، اس ہاؤس میں ٹیبل ہو چکی ہے اور ابھی پبلک اکاؤنٹ کمیٹی کے سامنے ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، میرے ساتھ منسٹر صاحب Agree کریں گے کہ میں، نہیں سر، میں

جناب سپیکر: اور دوسری بات جو ہے منسٹر صاحب، آپ Respond کریں، شاہ محمد وزیر صاحب!

جناب شاہ محمد خان (وزیر برائے ٹرانسپورٹ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں میڈم کا شکریہ ادا کرتا ہوں، یہ ہماری سینئر پارلیمنٹیرین ہیں، ان کی میں قدر کرتا ہوں، جو جواب آیا ہے اور جو سوال جناب سپیکر صاحب، میڈم نے کیا ہے وہ بی آر ٹی پراجیکٹ پر خرچ ہونے والی رقم منظور شدہ پی سی ون کے تحت تھی، بی آر ٹی بسوں کو پیش آنے والے غیر متوقع واقعات کے بعد بس کمپنی کی سفارش اور عوام کے تحفظ کے پیش نظر سروس کو عارضی طور پر معطل کیا گیا تھا، جناب سپیکر، 24 اکتوبر، 2020 کو بس بنانے والی کمپنی کی سفارش پر سروس کو دوبارہ بحال کیا، بسوں کی۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب، یہ جواب تو سب کے پاس ہے نا، جو انہوں نے پوائنٹس Raise کیے ہیں نا، آپ تو وہی پڑھ رہے ہیں نا، آپ کا Main point کیا ہے؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، میرا Main point یہ ہے سر، میرا Main point جو ہے تو وہ یہ ہے کہ جو چودہ لاکھ پہ انہوں نے ایکس بیوروکریٹ کو تنخواہ پہ رکھا ہوا ہے، ٹرانس پشاور کا جو چیئرمین ہے، وہ کس کھاتے میں رکھا ہوا ہے جی؟ آپ مجھے بتائیں کہ ایک منسٹر وہ ڈیڑھ لاکھ روپیہ لے رہا ہے، ایک ایم پی اے ڈیڑھ لاکھ روپیہ لے رہا ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کا جواب دیں جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اور ایکس بیوروکریٹ جو ہے وہ چودہ لاکھ کس کھاتے میں لے رہا ہے؟ دوسری بات یہ ہے کہ اس ایکس، کیونکہ یہ ذمہ داری جو تھی یہ منسٹر صاحب کی تھی لیکن چونکہ منسٹر صاحب کو اس کا پتہ نہیں تھا اور اس بیوروکریٹ نے یہ بسیں منگوائی تھیں جو دھوپ میں پڑی رہی تھیں اور اس نے کس حیثیت سے تمام بسوں کا آرڈر دیا اور تمام چیزیں اس نے خود Overlook کیں؟ جناب سپیکر، میں چاہتی ہوں کہ اس محکمے کا جو چیئرمین ہو، جو اس کا جو بھی ڈائریکٹر جنرل ہے، ایکس بیوروکریٹ کو نہیں ہونا چاہیے۔ دیکھیں جناب سپیکر صاحب، یہاں پہ یہ نہیں ہے کہ بیوروکریٹس اپنی پہلی تنخواہیں بھی لیں اور پھر بعد میں کسی اور جگہ بھی لے لیں، کیا Politician کے ساتھ یہ کوئی ایسا ہے مسئلہ؟

جناب سپیکر: Okay جی منسٹر صاحب، دو Main points ہیں۔

وزیر برائے ٹرانسپورٹ: میڈم صاحبہ نے جو مسئلہ اٹھایا، وہ کوئسچن میں نہیں ہے، اس نے تنخواہ کی بات کی اور ٹرانس پشاور کی بات کی، ٹرانس پشاور کا ایکٹ پاس ہو چکا ہے اسمبلی سے اور اس کے مطابق ہم جائیں گے کیونکہ ایکٹ کے بغیر ہم نہیں جا سکتے، تو اگر میڈم کو کسی چیز پر اعتراض ہے اور کوئی ترمیم لانا چاہتی ہے تو ہمیں اس پہ بھی اعتراض نہیں ہے کیونکہ وہ ترمیم سے پھر وہ جو ایکٹ ہے ٹرانس پشاور کا، اس کے بعد KP UMA board ہے، سیاسی لوگوں کی جو بات کرتے ہیں، ٹرانس پشاور کے اوپر KP UMA board ہے اور اس کا جو Co-Chairman ہے وہ منسٹر ہے اور چیئرمین جو ہے وہ چیف منسٹر ہے۔

جناب سپیکر: آپ کا کہنا یہ ہے کہ یہ جو ایکٹ اسمبلی نے پاس کیا ہے، اس کے تحت وہ BoG یا وہ بورڈ یا وہ چیئرمین جو ہے وہ اس کے تحت ہوا ہے جی۔

وزیر برائے ٹرانسپورٹ: ہمارے دو بورڈز ہیں، جناب سپیکر سر، میں اس ہاؤس کو بتانا چاہتا ہوں، ایک ٹرانس پشاور ہے جو ایک پرائیویٹ بورڈ ہے، دوسرا KPUMA board ہے جس میں چیئرمین چیف منسٹر اور منسٹر Co-Chairman ہے، اس میں ایم پی ایز بھی شامل ہیں لیکن ہم پابند ہیں ایکٹ کے، اگر ایکٹ میں کوئی غلطی ہے، کسی ممبر کو اس پہ اعتراض ہے۔

جناب سپیکر: آپ امنڈمنٹ لے آئیں، جمعرات کا دن ہم نے رکھ دیا ہوا ہے، Thursday کو لے آئیں نا امنڈمنٹ نا۔ جی بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: بالکل جناب سپیکر صاحب، یہ ضمنی کوئسچن تھا اور میرے خیال میں منسٹر صاحبان کو معلوم ہونا چاہیئے اپنے ڈیپارٹمنٹس کا اور اس میں کوئی برائی نہیں ہے کہ یہ ذاتی معلومات آپ دیکھ لیں، میرے خیال میں یہ آپ کی گورننس کے لئے بھی بہترین ہے، ہم ایکٹ کے پابند ہیں لیکن اسی ایکٹ کے رولز پھر یہ لوگ بناتے ہیں۔ جناب سپیکر، جو نکتہ انہوں نے اٹھایا ہے، ہونا چاہیئے، اگر کسی ایکس سروس مین کو دوبارہ کسی پوسٹ پہ لانا ہو، بی پی ایس کے مطابق اس کی تنخواہ مقرر ہونی چاہیئے نا، اب چودہ لاکھ تنخواہ جو ہے وہ تو یہاں پہ میرا نہیں خیال کہ چیف سیکرٹری صاحب کی بھی وہ تنخواہ ہے، تو کم از کم رولز میں اگر آپ نے افراد کو Oblige نہیں کرنا ہوتا، اگر آپ افراد کو کھپانا نہیں چاہتے تو پھر آپ رولز میں اسی طرح تنخواہ کیوں ڈالتے ہیں، یہ کہاں پہ Justify آپ کرو گے کہ وہ Nineteen scale کے برابر ہے، وہ

Twenty scale کے برابر ہے،وہ Twenty one scale کے برابر ہے، تو اگر اسی طرح پرائیویٹ لوگوں کو بھی لانا ہو اور ایکس لوگوں کو تو بھی بی پی ایس کے مطابق تنخواہ کا تعین ہونا چاہیئے تو پھر میرے خیال میں پھر آپ یہ نہیں کہو گے کہ یہ کوئسچن میں ہے کہ یہ کوئسچن میں نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے بابک صاحب، منسٹر صاحب، یہ ظاہر ہے ایکٹ میں تنخواہ تو نہیں ہوتی، اس میں یہ رولز میں آئی ہو گی۔

جناب شاہ محمد خان (وزیر برائے ٹرانسپورٹ): جناب سپیکر صاحب، میں ہاؤس کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ ایک پرائیویٹ کمپنی ہے ٹرانس پشاور اور اس کا پرائیویٹ بورڈ ہے، وہ ایکسپرٹس آتے ہیں فارن سے اور وہ لوگ جب آتے ہیں اور فارن میں ٹریننگ کرتے ہیں، اس کے ساتھ اس کا کاروبار ہوتا ہے، وہ فارن کو چھوڑتا ہے تو بورڈ ہی اس کی تنخواہ کا فیصلہ کرتا ہے، اس میں حکومت کا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: یوسفزئی صاحب، شوکت یوسفزئی۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر، ایک ضمنی سوال۔

جناب اختیار ولی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی ضمنی کوئسچن، اس کے بعد آپ کر لیں۔

جناب عنایت اللہ: منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ یہ ایک پرائیویٹ کمپنی ہے تو میں تو نہیں سمجھتا کہ پرائیویٹ کمپنی کو کسی Government venture کو چلانے کی اجازت دی جائے، ٹرانس پشاور میرا خیال ہے کہ منسٹر صاحب کو پورا علم نہیں ہے، وہ کمپنی ہے Corporate body ہے لیکن Government owned corporate body ہے، منسٹر صاحب Explain کریں، کیا یہ پرائیویٹ کمپنی ہے یا Government owned corporate body ہے؟ یہ Explain کریں۔

جناب سپیکر: جی اختیار ولی صاحب، سپلیمنٹری کوئسچن، مائیک کھولیں اختیار ولی صاحب کا۔ جی۔

جناب اختیار ولی: شکریہ سپیکر صاحب، میرا ضمنی سوال ہے اس بی آر ٹی کے حوالے سے، ایک تو گزشتہ کچھ عرصہ پہلے جب یہ زیر تعمیر تھا تو اس کے جو بہت اعلیٰ پائے کے انچارج تھے اور بڑے ایماندار آفیسر تھے، ان کا میں نام بھول گیا ہوں، انہوں نے اس بی آر ٹی کا تمام جو اس کا سٹرکچر ہے اس پر عدم اعتماد کا اظہار کیا تھا کہ جو

پل اس کے بنائے گئے ہیں، جو سڑک اس کی بنائی گئی ہے، جو اس کا سٹر کچر ہے، وہ قابل اعتماد نہیں ہے جس سے عوام کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ دوسرا بی آر ٹی چلنے کے بعد ہم نے Compare کیا اسلام آباد کے بی آر ٹی، لاہور کا جو میٹرو ہے اس کے ساتھ، ہم نے اس میں بھی سفر کیا۔۔

جناب سپیکر: اختیار ولی صاحب، ایک منٹ اختیار ولی صاحب، میرے خیال میں درانی صاحب، یہ ہماری ڈسکشن کا آئٹم ہے، آپ کا جو ایجنڈا ہے بی آر ٹی اس میں شامل ہے نا، ایجنڈا اس میں شامل ہے نا۔

جناب اختیار ولی: جی اس میں شامل ہے اور میرا بڑا۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو میرے خیال میں آج کی اس ڈسکشن کو ختم کرتے ہیں۔۔۔

جناب اختیار ولی: میرا بہت ہی سادہ سوال ہے۔

جناب سپیکر: اور جب بی آر ٹی کا ہمارا (سوال) آئے تو اس پہ ڈسکشن کریں Detail میں ساری۔

جناب اختیار ولی: سپیکر صاحب، اس میں تو، وہ تو بہت۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اپنی بات Complete کریں۔

جناب اختیار ولی: اس میں تو بڑی Nitty gritty نکلے گی، ابھی میرا سادہ سوال یہ ہے کہ کیا ان بسوں کا Comparison یہ تحریک انصاف کی حکومت۔۔۔۔

Mr. Speaker: After Questions` Hour.

جناب اختیار ولی: کا ایک Flagship project تھا تو کیا اس کا Comparison ہم چلیں UK کے ساتھ نہیں کرتے ہیں، امریکہ کے ساتھ نہیں کرتے ہیں، کسی بھی اچھے بی آر ٹی کے ساتھ ہم اس کا مقابلہ Comparison کرتے ہیں، اسلام آباد اور لاہور کے بی آر ٹی یا میٹرو کے ساتھ، تو کیا یہ بسیں اس معیار کی برابر ہیں؟ اور جو کنسٹرکشن پر سوال اٹھے تھے، اس کی سڑک پر، اس کے پلوں پہ، فلائی اوور زپر، تو وہ وہ تمام ہمیں بتایا جائے کہ کیا اس میں عوام کا سفر کرنا محفوظ ہے؟

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب اختیار ولی: اس کا جو اسٹر کچر ہے، یہ اس قابل اعتماد ہے کہ اس میں سفر کیا جاسکے یا اس سے مستقبل میں لوگوں کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: Thank you جی، شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر برائے محنت و ثقافت): جناب سپیکر! شکریہ۔ جب یہ بی آر ٹی نہیں بنا تھا تو اس وقت ہم بہت کہتے تھے کہ یہ بی آر ٹی بڑا زبردست ہو گا، لوگ اس میں سفر کریں گے، ان کو اچھا سفر ملے گا، تو اس وقت شاید اپوزیشن نہیں مانتی تھی، وہ کہتے تھے جی کہ بی آر ٹی بن ہی نہیں سکتا، اب جب بن گیا ہے تو ان کو یہ خطرہ ہے کہ اس کا جو اسٹرکچر ہے وہ غلط ہے، میرا خیال ہے ان کو چیز سے خطرہ ہونا چاہیئے جناب سپیکر، جو بی آر ٹی بنا ہے، اس سے ہمیں پی ٹی آئی کو دس سال اور ملیں گے ان شاءاللہ اس صوبے میں یہ یاد رکھنا، آپ کو اگر خطرہ ہے تو صرف اس سے ہونا چاہیئے۔ (تالیاں) دوسرا جناب سپیکر، دیکھیں یہ جو بار بار بات ہو رہی ہے کہ جی پندرہ لاکھ روپے، چالیس لاکھ روپے تنخواہ، WSSP،WSSP ایک ادارہ ہے یہاں پہ، آپ اس کے چیف ایگزیکٹیو کے اور ان کی تنخواہیں ہم دیکھیں آٹھ لاکھ، دس لاکھ، کبھی انہوں نے یہ بات اٹھائی ہے کہ جی جو وہی کام جو ہے آپ کی ڈسٹرکٹ کونسل میں ہوتا تھا آپ کی کارپوریشن کے اندر ہوتا تھا، ان کی تنخواہیں تو چالیس ہزار، پچاس ہزار، کیوں یہ زیادہ لیتے ہیں؟ جناب سپیکر صاحب، یہ ایک سٹینڈرڈ ہے، انٹرنیشنل سٹینڈرڈ مقرر ہوتا ہے، یہ کوئی ہم نے نہیں بنایا ہے، یہ تنخواہیں یہ باقاعدہ کیبنٹ کے اندر آتی ہیں، کیبنٹ میں Decision ہوتا ہے، جو کمپنیاں جس مقصد کے لئے آپ نے بنائی ہیں ان کو ایک سٹینڈرڈ کے مطابق چلانا پڑتا ہے، یہ کسی مرضی اور خواہشات پہ نہیں ہوتا ہے، کاش اگر یہ پہلے اس طرح کا کوئی خرچہ ہوتا اس پشاور کے اوپر، اتنا پیسہ کوئی اور حکومت لگاتی تو یہ پشاور تو انٹرنیشنل شہر کی طرح نظر آتا، آج اللہ کے فضل سے اگر ایک دن بھی بی آر ٹی بند ہوتا ہے، لوگ چیخیں مارتے ہیں، اس لئے کہ یہ غریب لوگ اس میں سفر کرتے ہیں، ان کو تکلیف ہو رہی ہے اور دوسرا یہ جو انہوں نے بات کی Hybrid، جناب سپیکر۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، میری بات تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نگہت بی بی، بیٹھیں نا، ان کی بات تو Complete ہونے دیں، دیکھیں۔

وزیر برائے محنت و ثقافت: بی بی، یو منٹ جی۔

جناب سپیکر: آپ دیکھیں، جب آپ کے پاس فلور ہوتا ہے تو آپ کا نمبر ہوتا، اب ان کے پاس فلور ہے۔ جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر برائے محنت و ثقافت: ته خو ډیره سینئر ممبره ئې، مونږه ستا نه ډیره ایزده کول غواړو۔

جناب سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر برائے محنت وثقافت: مونږه ستا عزت کوؤ کوره۔

جناب سپیکر: جی جی۔

وزیر برائے محنت و ثقافت: جناب سپیکر! دو بڑی کمپنیاں ہیں دنیا کے اندر، بی ایم ڈبلیو اور اوڈی، اور یہ جو ہائبرڈ چیزیں ہیں، آپ ان کا ریکارڈ چیک کرلیں، ان میں بھی یہ پرابلمز آتے رہے ہیں اور یہ باقاعدہ نیٹ پر موجود ہیں، تو آج اگر ہمارے چائنا سے بسیں بن کر آئی ہیں اور ہائبرڈ بنا کر آئی ہیں، ہائبرڈ پہلے کسی کو پتہ تھا کہ یہ ہائبرڈ کیا ہے؟ آج پشاور کے اندر ہائبرڈ بسیں چل رہی ہیں، آپ سوچیں کہ اس میٹروپولٹن سٹی کا سٹینڈرڈ کہاں تک پہنچ گیا؟ تو اگر چھوٹی موٹی اگر خرابی آئی بھی ہے تو ہمیں کونسا خرچہ ادا کرنا پڑا ہے؟ اسی کمپنی نے اپنے خرچے پر اس کو ٹھیک کیا ہے، تو میرے خیال سے یہ بات اٹھانا کہ جی یہ اس طرح تھا یہ اس طرح تھا، اب ان چیزوں سے بات نکل چکی ہے، اب عوام اس میں سفر کر رہے ہیں، لوگوں کو پسند ہے، آپ جتنا بھی کہیں کہ یہ جی بی آر ٹی خراب ہے تو لوگ نہیں مانیں گے جناب سپیکر، صرف آپ اپنے اس کے لئے، کہیں الیکشن اس کے لئے آپ بے شک نعرے لگائیں، آج ڈیڑھ لاکھ لوگ سفر کر رہے ہیں، میرے بھائی نے کہا اسلام آباد لاہور کے ساتھ Comparison کریں، میں آپ کو چیلنج کرتا ہوں، میں آپ کو چیلنج کرتا ہوں، لاگت کے حوالے سے بھی، سٹینڈرڈ کے حوالے سے بھی لے کر آئیں، اس کی لاگت، اس کا معیار لے کر آئیں، اس کی بسیں لیکر آئیں، آپ کے پاس تو بسیں بھی اپنی نہیں تھیں، آپ کو پتہ ہے کہ لاہور میں Rented بسیں ہیں، آج بھی Rented بسوں پر آپ چلا رہے ہیں، بی آر ٹی میں تو ہماری اپنی بسیں ہیں اللہ کے فضل سے، یہ آپ کونسی بات کر رہے ہیں، کہاں وہ بی آر ٹی (تالیاں) یہ Third generation BRT ہے، یہ وہ بی آر ٹی نہیں ہے میرے بھائی! جس کا آپ کا رونا رو رہے تھے، جس میں کرپشن ہوئی ہے، آپ کا بی آر ٹی ہمارے بی آر ٹی سے پانچ سال پہلے بنا اور جناب سپیکر صاحب، اس کی لاگت کتنی تھی اور ہماری لاگت کتنی ہے؟ میں چیلنج کرتا ہوں، آپ Challenge accept کریں اور

لائیں اس کی لاگت، یہ روزانہ اس طرح کے یہ جو بچوں والے ڈرامے نہیں چل سکتے، یہ اتنا بڑا Project complete کرکے دیا ہے جناب سپیکر! یہ اس سے نہیں ہوگا کہ یہ اٹھ کر چیخیں ماریں کہ جی کرپشن ہوئی کرپشن ہوئی ہے، کرپشن ہوئی ہے، عدالتیں کھلی ہیں، جائیں عدالت میں، یہ نہیں ہو سکتا کہ آپ ہمارا کام بند کریں، ہم نے اگر Stay لیا ہے، یہ ہمارا آئینی حق تھا، آپ چلیں جائیں اوپر اور کسی اور عدالت میں چلے جائیں، Stay توڑ کر لے آئیں، ہم مان لیں، ہمارا تو مقصد صرف یہ تھا کہ آپ اس کو روکنا چاہتے ہیں، ہم نے اس کو بنا کر رکھا، آج آپ کچھ نہ کہیں، پشاور کی ایک ایک گلی کا ایک ایک شخص وہ اس بی آر ٹی کی تعریف کر رہا ہے، تو پی ایم ایل این کرے یا نہ کرے، ہمیں اس سے کیا غرض، اور آپ اس کو لاہور اور اسلام آباد سے Compare کر رہے ہیں، خدا کا واسطہ جی ایسا نہ کریں، خدا کا واسطہ ایسا نہ کریں، یہ Third generation BRT ہے، دنیا اس کی تعریف کر رہی ہے۔

Mr. Speaker: Thank you.

وزیر برائے محنت و ثقافت: دنیا اس کی تعریف کر رہی ہے، اس طرح نہیں ہو سکتا کہ آپ یہاں بیٹھ کر بس اپنی آواز پہنچائیں، اس طرح آوازیں نہ پہنچائیں، یہ آپ کے صوبے کا یہ دارالخلافہ ہے، ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ اس پہ بہت پہلے سے Investment ہو جاتی، آپ نے تو اسے کھنڈرات بنایا تھا، آج اگر اس دارالخلافے کی شکل نکلی ہے، کوئی اچھی خوبصورتی نکلی ہے اس کی، آپ اس کو ہضم نہیں کر پا رہے ہیں، تو میرے خیال سے جناب سپیکر، میں ان سے عرض، بی بی، آپ کچھ کہنا چاہتی ہیں۔

Mr. Speaker: Thank you. Shah Muhammad Wazir Sahib, conclude it.

(شور)

وزیر برائے ٹرانسپورٹ: جناب سپیکر صاحب، پچھلی گورنمنٹ نے، ہم نے پانچ سال تک اس کی جو تنقید تھی خندہ پیشانی کے ساتھ برداشت کی، جب بھی بی آر ٹی کا ایک کوئسچن آتا ہے اسمبلی میں تو دس نئے کوئسچنز آتے ہیں، جس طرح ہمارے اختیار ولی صاحب نے نئے کوئسچنز اٹھا دیئے، اگر کوئی بھی کچھ پوچھنا چاہتا ہے ہم اس ایوان میں موجود ہیں تو وہ کوئسچن جمع کریں، ہمارے خلاف ٹرانسپورٹ کے بارے میں کوئی کوئسچن لائیں، الحمد للہ ہمارا بی آر ٹی جو ہے وہ دوسرے بی آر ٹی سے بہت مختلف ہے، جو فیڈر روڈز ہیں، جو پارکنگ ہے اس میں، یہ خود Fund generate کرتا ہے اور بی آر ٹی میں جو سپورٹ کرتا ہے، ہمارا سب کچھ، ہمارا بی آر

ٹی اسلام آباد اور لاہور سے مختلف ہے، اس کے جو اخراجات ہیں وہ بھی اس سے کم ہیں، اس کی جو سہولیات ہیں وہ اس سے زیادہ ہیں لیکن افسوس یہ ہے کہ ہر وقت بی آر ٹی پر تنقید ہو رہی ہے سیاسی طور پر، ہم اس کو برداشت کریں گے سیاسی طریقے سے اور اس کا Positive جواب دیں گے۔

جناب سپیکر: Thank you۔ جی نگہت اور کزئی صاحبہ، جی نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، میں نے بی آر ٹی پہ نہ تنقید کی ہے نہ میں نے اس پہ مثبت کہا ہے جو شوکت یوسفزئی صاحب کو بہت مرچیں لگ گئی ہیں اور وہ کھڑے ہو کے جو ہے، Detract کی کوشش نہ کیا کریں ایک چیز کو، اس کو ٹریک پر رہنے دیا جائے۔ میں نے سوال یہ کیا ہے کہ بسیں چونکہ ٹرانس پشاور کے چیئرمین نے، اور مجھے صرف یہ بتا دیں منسٹر صاحب کہ اگر یہ پرائیویٹ کمپنی بھی ہے چلیں مان لیتے ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس پر، اس پر۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اس کی تنخواہ کون دے رہا ہے، اس کی تنخواہ گورنمنٹ دے رہی ہے یا۔۔۔

جناب سپیکر: نگہت بی بی، میری بات سنیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: یا اس کی تنخواہ جو ہے تو وہ کہیں باہر سے آ رہی ہے۔

جناب سپیکر: آپ ایک کوسچن کو لے کر گھنٹہ نہیں لگا سکتیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں سر، میں، سر یہ تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یا تو آپ Satisfy نہیں تو میں Put کرتا ہوں اس کے لئے Otherwise ایجنڈا پہ آپ کا یہ آئٹم موجود ہے، بی آر ٹی کا، اس میں کھل کر بات کر لیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! میں کسی صورت میں اس کو نہ کمیٹی کے پاس بھیجنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: تو پھر ایسا کرتے ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: مجھے صرف ایک جواب دے دیں منسٹر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس چھوڑیں اس بات کو۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کہ اس بندے کو تنخواہ گورنمنٹ دے رہی ہے یا پرائیویٹ کمپنی دے رہی ہے۔

جناب سپیکر: میری عرض سن لیں، اختیار ولی صاحب، پلیز تشریف رکھیں، میں یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ پی آر ٹی ایجنڈے پہ آئے گا اگلے دنوں میں، اس میں آپ لوگ کھل کر اس کے اوپر بات کر سکیں گے، ابھی اس کو ختم کریں۔ کوسچن نمبر 11356، نگہت اورکزئی صاحبہ۔

جناب اختیار ولی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: ختم ہوگیا یہ Topic نا، نہیں نہیں، بس اختیار ولی صاحب، No, no بس ختم ہوگیا، سوال جواب This is a Question, it was not your Question یہ نگہت اورکزئی کا تھا That's it۔ کوسچن نمبر 11356، نگہت اورکزئی صاحبہ۔

* 11356 _ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیا وزیر مواصلات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے ضلع باجوڑ (سابقہ فاٹا) محکمہ مواصلات و تعمیرات کے شعبے کے لئے ترقیاتی فنڈز مختص کئے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

1 مذکورہ محکمے کے لئے کل کتنا فنڈ مختص کیا گیا ہے؛

2 مذکورہ محکمے کو کتنا فنڈ ریلیز کیا گیا ہے؛

3 مذکورہ محکمے نے کتنا فنڈ تاحال خرچ کیا ہے، تفصیل فراہم کیا جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) {جناب ریاض خان (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے مواصلات و تعمیرات)}: جواب وزیر قانون نے پڑھا:

(الف) ہاں، یہ درست ہے، موجودہ حکومت نے ضلع باجوڑ (سابقہ فاٹا) محکمہ مواصلات و تعمیرات کے لئے شعبے کے لئے ترقیاتی فنڈز مختص کئے ہیں۔

1 مذکورہ محکمے کو سال 2021-2020 کے لئے کل 741472000 روپے فنڈ مختص کیا گیا ہے۔

2 مذکورہ محکمے کو سال 2021-2020 میں کل 103069000 روپے فنڈ ریلیز کیا گیا ہے۔

3 مذکورہ محکمے نے 21310541 روپے فنڈ تاحال خرچ کیا ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، میرا یہ وزیر مواصلات سے سوال ہے جو کہ میرا خیال ہے مجھے جواب دیں گے لاء منسٹر صاحب، تو جناب سپیکر صاحب، پہلے میں منسٹر صاحب چونکہ لاء منسٹر صاحب ایک ایسی شخصیت ہیں کہ جو ہمارے بچوں کے برابر ہیں، تو چونکہ لاء منسٹر، اگر وہ منسٹر ہوتا تو آج میں نے، کیونکہ اس نے پہلے بھی یہ کہا تھا اگر آپ کو یاد ہو میرے پہلے کوسچن پہ کہ میں انکوائری کرونگا اور وہ آپ نے بھی رولنگ دی تھی کہ اس میں انکوائری کرکے مجھے پوری تفصیلات دی جائیں، وہ تفصیلات ابھی تک نہیں آئی ہیں لیکن میں یہ کوسچن پڑھ لیتی ہوں اور اس پر اتنا زور نہیں دونگی۔ بات یہ ہے جناب سپیکر صاحب، کہ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے 74 کروڑ روپے رکھا فنڈ اس کے لئے محکمے کے لئے، روڈ کے لئے اور پھر انہوں نے دس کروڑ روپیہ ریلیز کیا۔ ابھی تک جناب سپیکر صاحب، دو کروڑ روپے تاحال خرچ ہو چکے ہیں جناب سپیکر صاحب، وہی بات آجاتی ہے اور جناب سپیکر صاحب، اس میں ایک بات تو کرنا ضرور چاہونگی سر، ہمارا Development fund یا ہمارا جو ہے فیڈرل کی طرف ساڑھے سات سو کروڑ بنتا ہے، ساڑھے سات سو کروڑ روپیہ جو فیڈرل گورنمنٹ نے ہمیں دینا ہے جناب سپیکر صاحب، میں آپ سے ریکویسٹ کرتی ہوں کہ اس ہاؤس کا ایک جرگہ بنایا جائے، پہلے ساڑھے سات سو کروڑ روپے تو ان سے لئے جائیں تاکہ ہم لوگ اس کو کہیں خرچ تو کر سکیں، ہم کہیں فاٹا میں ایکس فاٹا میں خرچ کر سکیں، ہم پشاور میں خرچ کر سکیں، تو جناب سپیکر صاحب، میں اس پر اتنا زیادہ زور نہیں دونگی کیونکہ لاء منسٹر نے جواب دینا ہے لیکن اس کے جو منسٹر مواصلات ہیں، انہوں نے مجھے کہا تھا اور ارمڑ صاحب کو آپ نے کہا تھا کہ تفصیلات دیں، کسی ایک منسٹر سے یہ پھر نہیں ہوتا کہ وہ تفصیلات دیتے ہیں، آپ کی رولنگ کو By pass کرتے ہیں، جب آپ کے اپنے منسٹر آپ کی رولنگ کو By pass کرتے ہیں تو گورنمنٹ سرونٹس کیا ہیں اور پولیس کیا ہے اور دوسرے کیا ہیں جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب۔

جناب فضل شکور خان(وزیر قانون): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ پہلے تو میں میڈم کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے کہا کہ وہ اس کو Press نہیں کرتیں، تو جب وہ Press نہیں کرتیں تو میرے خیال میں سر، سوال ختم ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر: ابھی آپ نئے نئے ہیں، تب میڈم نے کہہ دیا، آگے آگے دیکھیئے ہوتا ہے کیا، پھر میڈم کا رخ بدل جائے گا۔ (قہقہہ) تو بس ٹھیک ہو گیا .Thank you, Minister Sahib جناب خوشدل خان صاحب تو نہیں ہیں، ان کا Lapse۔ یہ کوئسچن نمبر 11447، Lapsed۔ کوئسچن نمبر 11448، یہ بھی خوشدل خان صاحب کا ہے، یہ بھی Lapsed۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

11447 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 20-2019 اور 21-2020 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام (اے ڈی پی) میں ضلع پشاور کے لئے ترقیاتی پراجیکٹس منظور کئے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(I) مذکورہ عرصہ کے دوران ضلع پشاور میں جتنی ترقیاتی سکیمز منظور کی گئی ہیں، ان کی حلقہ وائز تفصیل فراہم کی جائے؛

(II) مذکورہ منصوبوں پر کام رفتار، ہر ایک پراجیکٹ پر اب تک کتنی رقم خرچ کی گئی ہے، ان کی مکمل تفصیل الگ الگ حلقہ وائز فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) {جناب ریاض خان (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے مواصلات و تعمیرات)}:

(الف) جی ہاں، سال 20-2019 اور 21-2020 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام (اے ڈی پی) میں ضلع پشاور کے لئے ترقیاتی پراجیکٹس منظور کئے گئے ہیں۔

(ب) حلقہ وائز تفصیل اور ہر ایک سکیم کے سامنے حلقہ وائز خرچ شدہ رقم کی تفصیل ریکارڈ میں موجود ہے۔

11448 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت ہر سال سرکاری بلڈنگز کی مرمت کے لئے (ایم اینڈ آر) فنڈ کی مد میں رقم مختص کرتی ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2015-16 سے سال 2019-20 میں ضلع پشاور کے لئے اس مقصد کے لئے کتنا فنڈ مختص کیا گیا ہے اور کہاں کہاں خرچ ہوا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) {جناب ریاض خان (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے مواصلات و تعمیرات)}:

(الف) جی ہاں، حکومت ایم اینڈ آر کے لئے رقم مختص کرتی ہے۔

(ب) 2015-16 تا 2019-20 تک سرکاری عمارات کے لئے مندرجہ ذیل رقم مختص کی گئی ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

Year	Expenditure	Release
2015-16	368,376	369000
2016-17	152,296,063	154,152,400
2017-18	318,325,682	325,162,800
2018-19	466,568,278	477,266,400
2019-20	434,240,338	447,399,300

Mr. Speaker: Questions` Hour is over. Leave applications

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: Leave ap plications: جناب تیمور خان جھگڑا صاحب منسٹر آج کے لئے، محترمہ نادیہ شیر صاحبہ ایم پی اے آج کے لئے، جناب فیصل امین گنڈاپور صاحب منسٹر آج کے لئے، جناب ارشد ایوب خان منسٹر آج کے لئے، جناب مصور خان صاحب ایم پی اے آج کے لئے، جناب عزیز اللہ خان صاحب ایم پی اے آج کے لئے، جناب محمد ریاض صاحب ایم پی اے آج کے لئے، جناب افتخار علی مشوانی صاحب ایم پی اے آج کے لئے، محترمہ مومنہ باسط صاحبہ ایم پی اے آج کے لئے، مفتی عبید الرحمن صاحب ایم پی اے For four days, 1st June to 4th June، جناب عبدالکریم صاحب معاون خصوصی آج کے لئے، جناب ریاض خان، سپیشل اسسٹنٹ آج کے لئے، جناب آصف خان صاحب آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave granted.

اس دن ہماری لیڈی ایم پی ایز کا ایشو ہوا With Security Staff of the Assembly, different opinions ہیں، بہر کیف میں اسمبلی کے تمام سٹاف کو خواہ وہ سیکورٹی ہے یا باقی اسمبلی کا عملہ ہے، میں یہ ہدایت دیتا ہوں کہ کسی بھی ایم پی اے کی عزت اس ایوان کی عزت ہے، خواہ وہ لفٹ سائیڈ پہ ہیں یا رائٹ سائیڈ پہ ہیں یا اقلیت میں ہیں یا ہماری خواتین ایم پی ایز ہیں، انکی عزت کے اوپر اس چار دیواری کے اندر میں کوئی حرف نہیں آنے دونگا۔ (تالیاں) اسلئے آئندہ مجھے کوئی ایسی کمپلینٹ ملی تو میں اس سٹاف ممبر کے خلاف سخت کارروائی کرونگا۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہماری لیڈیز بعض ایم پی ایز ہیں جن کے چھوٹے بچے ہیں، انکے ایشوز زیادہ ہوتے ہیں، تو ان کیلئے مجھ سے ایک دفعہ ملاقات کی تھی ہماری ان بہنوں نے، تو میں نے Day Care Centre کا اعلان کیا تھا، ان شاءاللہ میرے خیال میں ایک مہینے کے اندر اندر یہ کمپلیٹ ہو جائیگا اور ہماری وہ بہنیں جن کے چھوٹے شیر خوار بچے ہیں، وہ اس Day Care Centre میں Under the supervision of our staff ان شاءاللہ وہاں پہ رہ سکیں گے، ان شاءاللہ و تعالیٰ۔ خوشدل خان صاحب کی ایڈجرنمنٹ موشن ہے لیکن وہ نہیں ہیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

<u>Mr. Speaker:</u> Call Attentions: Ms. Shahida to please move her call attention notice No. 1787, in the House.

<u>محترمہ شاہدہ وحید:</u> شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں، وہ یہ ہے کہ آج کل سابقہ بینظیر انکم سپورٹ پروگرام کو اب نیا احساس پروگرام کے تحت جو خواتین کو کچھ پیسے مل رہے ہیں جناب سپیکر صاحب، رمضان کے اس مقدس مہینے میں اکثر بوڑھی اور ضعیف عورتیں ساتھ ایسی عورتیں بھی جو گھر کے سارے کام ان کی ذمہ داری ہوتی ہے اور بچوں کی دیکھ بھال بھی، غریبی کی وجہ سے اپنے پیسے نکلوانے کیلئے جگہ جگہ کی ٹھوکریں کھاتی ہیں اور خالی ہاتھ واپس لوٹ آتی ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، میری عاجزانہ درخواست ہے کہ ہر یونین کونسل کی سطح پر ان بیچاری خواتین کیلئے ان پیسوں کا بندوبست کیا جائے تاکہ روزے میں وہ اس تکلیف سے بچ سکیں۔ جناب سپیکر صاحب، میں خصوصاً ان ضعیف عورتوں اور جو۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ آپ کہاں سے پڑھ رہی ہیں؟ میرے پاس جو آپ کا کال اٹینشن ہے وہ تو چار لائنوں کے اوپر ہے، آپ نے نیا لکھا ہے؟

محترمہ شاہدہ وحید: جی۔

جناب سپیکر: نیا نہیں لکھ سکتیں، جو آپ کو ہم نے دیا ہوا ہے، یہ ہمارے ریکارڈ کے اوپر ہے، یہ آپ کے اس کے اوپر ہے، Desktop کے اوپر، وہی Read کریں۔

محترمہ شاہدہ وحید: اچھا، ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: وہ یہ ہے کہ میں وزیر برائے محکمہ بین الصوبائی کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ آج کل سابقہ بینظیر انکم سپورٹ پروگرام جو کہ اب نیا احساس پروگرام کے تحت جو خواتین کچھ پیسے دیئے جارہے ہیں اس مقدس مہینے میں، اب تو مقدس مہینہ رمضان شریف ختم ہو گیا۔

محترمہ شاہدہ وحید: مقدس مہینہ تو گزر گیا جناب سپیکر صاحب، لیکن یہ میں نے تقریباً اس ٹائم یہ جمع کیا تھا لیکن میں ابھی کہہ رہی ہوں کہ آئندہ اس طرح نہ ہو، اس کیلئے کچھ اچھا انتظام کیا جائے اور میری یہ ریکویسٹ ہے کہ ان عورتوں کو یونین کونسل کی سطح پر اس کا بندوبست کیا جائے تاکہ یہ لوگ آسانی سے ان کو اپنا حق مل سکے۔

جناب سپیکر: بالکل ٹھیک ہے۔

محترمہ شاہدہ وحید: اور دوسری بات یہ ہے جناب سپیکر صاحب، کہ ان میں جو مستحق عورتیں رہ گئی ہیں، ان کو اس میں شامل کر دیں تاکہ ان کو بھی آسانی ہو جائے۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب Who will respond? ہشام صاحب، آپ کرینگے یا لاء منسٹر؟ آپ کرینگے، جی آنریبل منسٹر، سوشل ویلفیئر۔

جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر برائے سماجی بہبود): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ جناب سپیکر صاحب، بہت شکریہ۔ بی بی صاحبہ نے جو بات کی ہے، بڑا Valid point اٹھایا ہے انہوں نے، ان کو بس میں یہ اطمینان دلانا چاہتا ہوں کہ یہ جو احساس پروگرام کی جتنی Facilities ہیں، بلکہ میں کہونگا Facilitation centers جو ہیں، اس میں ہم ایک یہ کر رہے ہیں سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کے سینیئر سیٹیزنز کیلئے الگ کیو

اور الگ Facilitation desk ہو گا۔ اس کے علاوہ اگر ان کے اور کچھ ایسے ان کے Ideas ہوں جن میں ہم کام کر سکیں تو وہ بالکل آج یہیں پہ ایوان میں میں ان کے ساتھ بات کر لونگا۔ جہاں تک BISP data کی بات ہے جی Ihsas Programme has been working On the same data جو کہ BISP کا Data تھا پرانا لیکن We have reviewed it under the leadership of Sania Nishtar Sahiba, ji. اس میں ایسی فیملیز تھیں جو Poverty line سے نیچے تھیں جو کہ BISP data میں نہیں تھیں تو وہ ہم نے ابھی Include کر دی ہیں اور The process is still going on, it`s a very time-consuming process. تو اس پہ ہم لگے ہیں تاکہ وہ لوگ جو کہ Poverty line سے نیچے ہیں یا وہ لوگ جو کہ پہلے Poverty line سے اوپر تھے لیکن ابھی روزگار کے مسئلے ہیں یا اکنامک کنڈیشن ایسی ہے جس کی وجہ سے یہ نیچے آ گئے ہیں، تو اس کی وجہ سے یہ ہم Full review کر رہے ہیں کہ یہ ڈیٹا ہم پھر Compile کر لیں اور جو عورتیں یا جو فیملیز رہ گئی ہیں اس احساس پروگرام میں، ان کو بھی ہم Include کر سکیں۔ تھینک یو۔

Mr. Speaker: Thank you. Sahibzada Sanaullah Sahib, call attention No. 1842.

صاحبزادہ ثناءاللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب، یہ کال اٹینشن، میں محکمہ امداد آبادی وبحالی کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ حالیہ بارش میں ملاکنڈ ڈویژن اور خصوصاً دیر بالا اور پائین کی کئی یونین کونسلوں میں شدید ژالہ باری ہوئی ہے جس کی وجہ سے گندم کی تیار فصلیں سبزیاں اور باغات مکمل طور پر تباہ ہوئے، جس کی وجہ سے غریب کسانوں اور عوام میں مایوسی پھیل گئی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، یہ بہت محدود علاقوں میں یہ ژالہ باری ہوئی ہے لیکن تا حال نہ اس کا کوئی سروے ہوا ہے اور نہ ابھی تک وہاں پر کوئی سرکاری اہلکار گیا ہے تاکہ وہ ڈیٹا اکٹھا کرے۔ میری یہ درخواست ہے کہ آپ رولنگ دے دیں کہ وہاں پر وہ ڈیٹا اکٹھا کر دیں اور جو تباہی ہوئی ہے، جو نقصانات ہوئے ہیں، اس کا ازالہ کیا جائے۔

جناب وقار احمد خان: جناب سپیکر صاحب، اس پر ایک کال اٹینشن میں نے بھی جمع کیا تھا سر۔

جناب سپیکر: آپ بھی بات کریں، وقار خان۔

جناب وقار احمد خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، صاحبزادہ صاحب نے جو کال اٹینشن جمع کیا ہے، اسی طرح Same call attention میرا بھی ہے، پورے سوات میں ہر جگہ پہ ژالہ باری ہوئی ہے اور میں حکومت سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ پورے ملاکنڈ ڈویژن اور خصوصاً سوات کو آفت زدہ قرار دیا جائے کیونکہ لوگوں کے جو باغات تھے، آڑو کے سارے باغات جو ہیں وہ خراب ہو گئے ہیں، لوگوں کی فصلیں تباہ ہو گئی ہیں، کھڑی ہوئی گندم کی فصلیں وہ خراب ہو گئی ہیں، تو ان کو کسی نہ کسی طرح سے ریلیف دیا جائے، پورے سوات کو اور ملاکنڈ ڈویژن کو سر، جہاں پر ژالہ باری ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، ظفر اعظم صاحب۔

جناب ظفر اعظم: جناب سپیکر صاحب، جیسا کہ ان کے نام سے واضح ہے Relief Rehabilitation and Settlement لیکن ایسا ہے نہیں، نام تو بڑا خوبصورت ہے Rehabilitation and Relief، فوری ریلیف ہونا چاہیئے۔ یہ پندرہ دن پہلے میرے حلقے میں ایک آسمانی بجلی گری، ایک غریب کا گھر پورے کا پورا جل گیا اور ان کے مال مویشی، سب کچھ تباہ ہو گیا۔ جب میں نے ڈی سی صاحب سے پوچھا تو ڈی سی صاحب نے کہا کہ یہ پٹواری وہاں پر جائے، پٹواری جائے، پھر اس کے بعد وہ رپورٹ پیش کرے، پھر اس رپورٹ کے بعد پھر ڈی سی صاحب جب فیصلہ کرتا ہے تو وہ بیچارے پنجاب چلے گئے، ایسا نہیں ہے اس فنڈ میں ہر سال پوری رقم دی جاتی ہے ضلع کو، اور وہ فنڈ میرے خیال میں کسی ضلع پر بھی صحیح طریقے پر استعمال نہیں ہوا، اس لئے خواہ مخواہ اس پر کوئی ایکشن لینا چاہیئے، اور کو فیئر کرنا چاہیئے۔

Mr. Speaker: Okay. Munawar Khan Sahib.

جناب منور خان: جناب سپیکر، جیسے کہ میرے بھائی نے کہا کہ ژالہ باری کی وجہ سے ہماری فصل تباہ ہو گئی ہے لیکن میں یہاں پر افسوس سے یہ کہتا ہوں کہ ہماری اس دفعہ جو فصل گندم اور چنے کی تھی، بارش نہ ہونے کی وجہ سے ساری فصل بالکل تباہ ہو گئی ہے اور کوئی فصل وہاں پر نہیں ہے لیکن اسکے باوجود بھی ریونیو ڈیپارٹمنٹ نے اس پہ 70 لاکھ روپے کا جو ایگریکلچرل ٹیکس ہے، وہ لگایا ہوا ہے، میں تو کہتا ہوں کہ آپ نے تو ریلیف نہیں دیا، الٹا آپ لوگوں نے اس پر 70 لاکھ روپے کا ٹیکس لگایا اور یہی جو ریونیو سٹاف ہے، وہاں پر لکی ڈسٹرکٹ کا، انہوں نے رپورٹ بھی کی ہے کہ اس دفعہ چنے کی اور گندم کی فصل نہیں ہوئی ہے اور اسکے باوجود ان پر 70 لاکھ روپے ٹیکس لگایا ہے، اسکو ہم کیسے Recover کرینگے؟ تو میری یہی جو ریونیو کے

منسٹر صاحب ہیں، ان سے بھی ریکویسٹ کرتے ہیں کہ چنے اور گندم کی فصل ہوئی نہیں ہے اور آپ اس پر اتنا زیادہ ٹیکس لگا رہے ہیں، تو میری ریکویسٹ ہو گی کہ اس سلسلے میں یا تو ٹیکس معاف کر دیں یا کم از کم Fifty percent ان سے Recover کریں تا کہ ان بیچاروں کی وہ پریشانی ختم ہو جائے۔ تھینک یو، سر۔

جناب سپیکر: لائق خان صاحب، پھر سردار یوسف صاحب۔

جناب لائق محمد خان: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، جیسا کہ صاحبزادہ صاحب نے کہا ہمارے تورغر میں زمینداری تو بہت کم ہے لیکن سب سے زیادہ نقصان جو ہے وہ ہمارے تورغر میں ہوا ہے، وہاں پر آلوچے کے اور آلو بخارے کے باغ ہیں جو کہ اس ژالہ باری کی وجہ سے اور آندھی کی وجہ سے بالکل تباہ ہو گئے ہیں، مہربانی فرما کر اس پہ صوبائی حکومت کی طرف سے کچھ غور فرمایا جائے۔

جناب سپیکر: اب سردار یوسف صاحب۔

سردار محمد یوسف زمان: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، یہ حالیہ ژالہ باری کی وجہ سے جو ہمارے علاقے میں بھی، ضلع مانسہرہ اور ہزارہ ڈویژن میں بھی اسی طریقے سے بہت زیادہ نقصان ہوا ہے جو فصلوں کا اور اسی وجہ سے یہاں پر اس اسمبلی میں ایک قرارداد بھی متفقہ طور پر پاس کی گئی تھی اور اس میں جو فصلیں تباہ ہوئیں یا تمباکو کا جو نقصان ہوا اور اس کے ساتھ گندم کا اور سبزیوں کا لیکن ابھی تک اس قرارداد پر کوئی عمل درآمد نظر نہیں آتا۔ متعلقہ ڈی سی صاحب سے بھی ہم نے رابطہ کیا لیکن انہوں نے کہا کہ مجھے کوئی ڈائریکشن نہیں ملی اور اگر یہاں سے کوئی قرارداد جاتی ہے، مختلف علاقوں کی طرف سے عوام کا حق بھی بنتا ہے، ہم نے یہ بھی مطالبہ کیا تھا کہ آفت زدہ قرار دیا جائے ،آفت زدہ قرار دینے کے لئے کوئی انسٹرکشنز بھیجی ہیں یا نہیں بھیجیں؟ منسٹر صاحب کو پتہ ہو گا اور کتنا نقصان ہوا ہے، کم از کم اگر اس قرارداد کے مطابق اگر کچھ عمل درآمد ہوا ہے تو یہ بھی شاید منسٹری کو پتہ ہو گا، منسٹر صاحب کو بھی پتہ ہو گا کہ کتنا نقصان ہوا ہے؟ اس کے بارے میں بھی بتایا جائے۔

جناب سپیکر: اورنگزیب نلوٹھا صاحب، اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب: شکریہ جناب سپیکر صاحب، کل کی میں بات کرتا ہوں، کل میرے حلقے میں گلیات میں زبردست ژالہ باری ہوئی ہے اور چونکہ گلیات ٹھنڈا علاقہ ہے، گندم کی کٹائی وہاں پہ جون کے پہلے ہفتے یا

دوسرے ہفتے میں ہوتی ہے تو بری طرح گندم کی فصل بھی تباہ وبرباد ہوئی ہے اور ساتھ جو فصل پہاڑی علاقوں میں آلو بخارا اور خوبانی کے جو باغات تھے وہ بھی بری طرح متاثر ہوئے ہیں اور سڑکوں کی سپیکر صاحب، وہ ژالہ باری کی وجہ سے جو پانی اتنا تیز تھا، بارش اتنی تیز تھی، تین چار سڑکیں مکمل طور پر بند ہو گئی ہیں اور بری طرح متاثر ہوئی ہیں، تو گلیات پر بھی اگر توجہ دی جائے حکومت کی طرف سے تو میں ان کا شکریہ ادا کروں گا۔

جناب بہادر خان: سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: بہادر خان صاحب۔

جناب بہادر خان: شکریه سپیکر صاحب، هم دغه شان زمونږ د دیر پائین د ټولونه زیات نقصان زمونږ په دیر پائین کښې شوے دے چې په هغې کښې باغونه د مالټو، ورسره د شلتالانو، خوبانو، آلوچو او زیات نقصان ئے غنمو ته رسولے دے، مهربانی اوکړئ، دغه په آفت زده کښې راولئ او دا په دیر پائین د ټولو نه زیات نقصان شوے دے۔

جناب سپیکر: ثوبیہ بی بی، آگے چلنا چاہیئے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر، تھینک یو۔ جناب سپیکر صاحب، میں ریکویسٹ کر رہی تھی، جو احمد کنڈی صاحب نے Point raise کیا ہے Last one week سے کہ گورنمنٹ کابینہ ہے اور کابینہ غیر آئینی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ آپ اور طرف نکل گئی ہیں، اس کو میں ختم کروں، جس پوائنٹ پہ ہم ہیں یہ بعد میں پوائنٹ آف آرڈر I will give you again point of order, who will respond this? جی نذیر عباسی صاحب ذرا بول لیں پھر آپ کر لیں، نذیر عباسی صاحب کے بعد آپ، جی نذیر عباسی صاحب، آپ کے حلقے میں بھی بارش ہوئی ہے؟

جناب نذیر احمد عباسی: شکریہ، جناب سپیکر۔ جی سر، ہمارے حلقے میں بھی ہوئی ہے، یہ ہم اس میں تھوڑا اضافہ کرنا چاہتے ہیں جی کہ اسی طرح کے حالات جو ہیں وہ ہزارہ ڈویژن میں، جیسے سردار یوسف صاحب نے بھی اور اورنگزیب نلوٹھا نے بھی کہا ہے، اس میں فصلیں بھی تباہ ہوئی ہیں اور جو ہمارا روڈ انفراسٹرکچر ہے،

چونکہ سڑکیں ہماری کچی ہیں، اس میں لینڈ سلائیڈنگ ہے، اس کا کوئی بندوبست نہیں ہو رہا اور جو رابطے ہیں وہ بند ہیں۔ دوسرا، میں جی اس میں اس کی بحالی کے لئے بھی گزارش کروں گا، ہمارا جو Rehabilitation کا اس میں ایک یہ ہے کہ جب کسی کا مکان جل جاتا ہے، خاص طور دیہاتوں میں تو اس کی Assessment کا ایک تو طریقہ کار بہت Lengthy ہے اور پھر جو اس کو مالی امداد دی جاتی ہے، اس کے لئے مالی امداد اگر منظو رہو جائے تو اس میں اتنی تاخیر بھی ہوتی ہے اور اتنا کم ہوتا ہے وہ پیسہ کہ اس سے تو اس گھر کا ملبہ بھی نہیں اٹھایا جاسکتا، تو میرا خیال ہے اس کو ہم نے Revisit کرنا چاہیئے تاکہ کوئی اگر کسی شخص کا گھر جلتا ہے، ایک تو وہ اگر شارٹ سرکٹ سے جلے گا تو اس کو بھی Entertain نہیں کرتے، صرف آسمانی آفات، کوئی لینڈ سلائیڈنگ ہوگئی یا آسمانی بجلی ہے، اس سے وہ کرتے ہیں، باقی جو قدرتی آفات کے علاوہ جلتا ہے مکان، شارٹ سرکٹ کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے تو اس کو امداد نہیں دی جاتی، تو میرے خیال میں اس کو بھی شامل کرنا چاہیئے اور پھر کم از کم اس کے نقصان کا اس کو Twenty five percent تو ملے، کچھ تو وہ اپنے لئے کر سکیں، جتنی اس کو امداد ملتی ہے، یہ اتنی کم ہوتی ہے کہ اس سے اس کے گھر کا ملبہ بھی وہ نہیں اٹھا سکتا۔ بہت شکریہ جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: جناب محمد اقبال خان وزیر صاحب، Minister for Relief وہ نہیں آئے ہیں جی۔ جی منور خان صاحب، تو وہ بھی میں کہتا ہوں، قلندر لودھی صاحب، آپ والا پوائنٹ قلندر لودھی صاحب کو کہیں گے، آپ اس کو Respond کر رہے ہیں یا اپنی کوئی بات کر رہے ہیں، Respond کر رہے ہیں، ڈاکٹر امجد صاحب، اقبال وزیر صاحب سے کہیں کبھی کبھی آیا کریں، انہیں کچھ نہیں کہا جائیگا، اپنے ڈیپارٹمنٹ کے لئے، تو He should come

<u>جناب امجد علی (وزیر برائے ہاؤسنگ)</u>: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جس طرح یہ کال اٹینشن پہ جتنے بھی معزز ایم پی ایز نے بات کی تو یہ میرے خیال میں اس موسم میں تقریباً ہر حلقے میں اس طرح ہوا ہے، اس طرح کا Disaster، ژالہ باری سے فصلیں تباہ ہوئی ہیں لیکن بدقسمتی سے جو پی ڈی ایم اے کے رولز ہیں، اس میں قدرتی آفات کا ذکر ہے، Natural disaster کا جس میں سیلاب زلزلہ اور اس طرح لیکن ژالہ باری ہوگئی یا شارٹ سرکٹ ہو گیا یا اس طرح کی چیزیں، وہ پی ڈی ایم اے رولز میں Cover نہیں ہوتیں،

اس وجہ سے میرے خیال میں پہلے اس پہ قرارداد بھی آتی تھی کہ اگر اس طرح کا کوئی Disaster آتا ہے تو ان کو Compensate کیا جائے، تو میرے خیال میں جو رولز ہیں اس میں یا تو اسمبلی کو ایک قرارداد لے کر آنی چاہیئے تاکہ یہ چیزیں اس میں Cover ہوں کیونکہ بغیر رولز کے وہ تو اس میں نہیں آتیں اور مسئلہ سب کا Common ہے، سب حلقوں میں اس طرح ہو رہا ہے تو میرے خیال میں اس پہ اگر یہاں کمیٹی بنائی جائے یا اس کے لئے کوئی اس طرح کی راہ نکل جائے کیونکہ لوگوں کا نقصان تو ہوتا رہتا ہے تو۔۔۔۔

جناب سپیکر: کوئسچن کو کمیٹی کو ریفر کر دیں تاکہ اسی میں یہ ساری چیزیں طے ہو جائیں، یہ کوئسچن کس کا تھا؟ صاحبزادہ ثناءاللہ صاحب، جی صاحبزادہ صاحب، کال اٹینشن ہے یہ، ہاں۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ کافی معزز اراکین نے بحث بھی کی اور منسٹر صاحب بھی یہ مان رہے ہیں، تو Kindly یہ کمیٹی میں بھیجیں تاکہ وہاں سے کوئی Recommendations آ جائیں اور اس پر عمل درآمد ہو جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب۔

وزیر برائے ہاؤسنگ: ٹھیک ہے، میں Agree کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the call attention No. 1842 may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it.The call attention is referred to the concerned Committee.

عنایت اللہ صاحب، یہ آئٹم نمبر 8 پہ ڈسکشن ہے، آپ ایڈجرنمنٹ۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، میری ایک قرارداد ہے، جناب سپیکر صاحب، ایک دو منٹ کی قرارداد ہے۔

جناب سپیکر: دے دیتا ہوں، کروں گا میں، میں اور بات کر رہا ہوں، آپ بیٹھیں ایک منٹ، آپ بس ایک منٹ، نگہت بی بی۔

جناب عنایت اللہ: قرارداد میری بھی ایک ہے، Jointly پاس کر لیں۔

جناب سپیکر: یہ آپ کی وہ ہے لیکن Minister concerned جو ہیں He is Chairperson of Police Reforms Committee، جو کل پولیس کے اوپر یہاں بات ہوئی تھی اور آج بھی انہوں نے اجلاس رکھا ہوا ہے، وہ پھر اس میں چونکہ پولیس حکام بھی اور باقی بھی کچھ لوگ ہیں So, he is not around تو ہم چاہتے ہیں اس کو آج ہم Defer کر دیں۔

Mr. Inayatullah: Minister concerned is not available.

جناب سپیکر: نہیں ہیں ناں۔

جناب عنایت اللہ: اور آپ جب کہتے ہیں کہ Cabinet is collectively responsible، اس کا کیا۔

جناب سپیکر: تو They are here، باقی یہ ہے این ٹی ایس تو بڑا Important issue ہے جو آپ نے اس کو ڈسکس کرنا ہے، This I know تو میں نہیں چاہتا کہ یہ ہوا میں اڑ جائے۔

جناب عنایت اللہ: ٹھیک ہے، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، آپ اس کو Defer کریں لیکن اس شرط پہ کہ قرارداد، میری بھی ایک دو قراردادیں میری بھی ہیں، اس کو پاس کریں، ٹھیک ہے؟

جناب سپیکر: لے آئیں، لے آئیں، کل کے لئے Defer کرتا ہوں جی، میں اس ڈسکشن کو، عنایت اللہ صاحب کی بھی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی نگہت بی بی، میرے خیال میں آپ کا مائیک میں کھلا ہی رکھا کروں، نگہت بی بی کا مائیک آئندہ کھلا رکھیں، بس جی۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو جناب سپیکر صاحب، تھینک یو جناب سپیکر صاحب، میں قاعدہ 124 کو رول 240 کے تحت Suspend کرکے ایک قرارداد پیش کرنا چاہتی ہوں اور اس کے بعد جتنی بھی قراردادیں اگر آپ لے لیں تو مہربانی ہو گی، جناب سپیکر صاحب، Suspend کروادیں Rule 124 کے تحت 240 کو۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be suspended under rule 240 and allow the honorable Member, to move resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Ji, Nighat Bibi.

قرار دادیں

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، یہ قرارداد ہے، یہ قرارداد تمام اسمبلی ممبران کے لئے ہے اور اس پہ سائن جو کئے ہیں وہ ہمارے سردار بابک صاحب نے کئے ہیں اور اس میں لائق خان نے کئے ہیں، شکیل بشیر نے کئے ہیں، شگفتہ بی بی نے کئے ہیں، شاہدہ نے کئے ہیں، آسیہ خٹک نے کئے ہیں، عائشہ نعیم نے کئے ہیں، ساجدہ حنیف نے کئے ہیں، حمیرا بی بی نے کئے ہیں، ریحانہ بی بی نے کئے ہیں، مدیحہ نثار نے کئے ہیں اور اس کے علاوہ جو ہے تو Consent مجھے مل چکی ہے تو میں یہ قرارداد پیش کرنے کی اجازت چاہ رہی ہوں کہ "

ہر گاہ کہ وفاقی حکومت نے ممبران قومی اسمبلی اور سینیٹ اور سابق ممبران قومی اسمبلی سینیٹ اور ان کے اہل خانہ کو تاحیات بلیو پاسپورٹ اور دیگر سہولیات اور مراعات ممبران قومی اسمبلی کو میسر کی گئی ہیں جبکہ تمام صوبائی اسمبلیوں کے ممبران کو یہ سہولیات اس وقت تک میسر ہیں جب تک کہ وہ ممبران صوبائی اسمبلی ہوں اور بعد از معیاد کسی قسم کی سہولت نہیں دی جاتی۔

لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے پرزور سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ ممبران قومی اسمبلی اور سینیٹ کے اہل خانہ کو جو مراعات Perks and privileges ریٹائرمنٹ پر دی جاتی ہیں، ان کا دائرہ کار خیبر پختونخوا اسمبلی اور دیگر تینوں اسمبلیوں کے ممبران اور ممبران اسمبلی کی فیملیز تک بڑھایا جائے تاکہ ممبران صوبائی اسمبلی بھی بعد از معیاد ان مراعات اور سہولیات سے استفادہ کر سکیں جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: اور جو چار سال ممبر بنتا رہے گا تو اسے تو چار دفعہ مراعات بڑھیں گی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی؟

جناب سپیکر: جو چار دفعہ اسمبلی میں آئے گا آپ کی طرح تو چار دفعہ اس کی مراعات ہوں گی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں، نہیں سر، ایک ہی دفعہ ملتی ہیں، مراعات تو ایک ہی دفعہ ملتی ہیں۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب، یہ بات کریں جی، کون بات کرے گا، اس ریزولیوشن کے اوپر، پاس کرنی ہے یا نہیں کرنی ہے؟ لاء منسٹر صاحب گورنمنٹ کی طرف سے اپنا View point دیں۔

جناب فضل شکور خان (وزیر قانون): سر، گورنمنٹ کی طرف سے اس پہ کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کوئی اعتراض نہیں ہے۔

Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honorable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Asia Saleh Khattak Sahiba, MPA, to please move your resolution.

محترمہ آسیہ صالح خٹک: سر، ڈائریکٹ بول لوں؟

جناب سپیکر: ڈائریکٹ بولیں جی اور کیا کرنا ہے۔

محترمہ آسیہ صالح خٹک: سر، معزز لاہور ہائی کورٹ، معزز لاہور ہائی کورٹ نے 15 مارچ 2017 کو ایک فیصلے میں قرار دیا تھا کہ وفاقی حکومت افراد باہم معذوری کو صنفی بنیادوں پر شمار کرنے کے لئے فارم ٹو میں افراد باہم معذوری کی حقیقی تعداد جاننے کے لئے گنتی کے Codes کی تعداد بڑھائیں اور ہر صورت میں افراد باہم معذوری کی حقیقی تعداد کا شمار یقینی بنایا جائے۔ سر، نادرا کے ریکارڈ کے مطابق 28 فروری 2021 تک ملک بھر میں تین لاکھ 71 ہزار 833 ہیں اور عالمی ادارہ صحت ڈبلیو ایچ او کے مطابق افراد باہم معذوری کی تعداد آبادی کا Fifteen percent ہے جبکہ وفاقی بیورو آف سٹیٹسٹکس کے مطابق ملک بھر میں افراد باہم معذوری کی تعداد 32 لاکھ 86 ہزار 230 ہے، اس لئے یہ صوبائی اسمبلی وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ چھٹی مردم شماری کے عبوری نتائج کی روشنی میں ملک کی آبادی میں افراد باہم معذوری کی صنفی بنیادوں پر الگ الگ صوبہ وار اعداد و شمار فوری جاری کئے جائیں تاکہ متعلقہ صوبائی حکومتیں اور متعلقہ محکمہ ان اعداد و شمار کی روشنی میں آئندہ بجٹ 22-2021 میں افراد باہم معذوری کے فلاح و بہبود کے حقیقی بجٹ مختص کرنے اور موثر اقدام کرنے کے قابل ہو، Thank you۔

جناب سپیکر: نام پڑھیں، جن جن کے اس پہ Signature ہیں اس پہ۔

Ms. Asia Saleh Khattak: Sir, it is a joint resolution, signed by myself, Asia Saleh Khattak, Dr. Hisham Inamullah, Shaukat Youasaf Zai, Humera Khatoon and Aiysha Bano.

جناب سپیکر: Ji, Minister for Law، جی نعیمہ کشور صاحبہ، جی نعیمہ کشور صاحبہ۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: جناب سپیکر، ابھی Census عبوری نہیں ہے، ابھی Census کی Approval ہو چکی ہے تو اس لفظ کو میرے خیال میں کاٹنا چاہیئے کیونکہ اب جو Census ہے اب اس کی Approval ہو چکی ہے، کیبنٹ نے بھی دی ہے اور اس کمیشن نے بھی دی ہے۔

Mr. Speaker: Ji, Minister for Law.

وزیر قانون: سر، اصل میں میرے پاس Written میں نہیں ہے لیکن جس طرح میڈم نے کہا ہے کہ اگر اس کو آپس میں بیٹھ جائیں اور کوئی وہ اس کے لئے ٹھیک کرنا ہو تو وہ کر کے پھر حکومت کو اس پہ کوئی اعتراض نہیں ہے سر، اگر یہ پاس ہو جائے تو۔

محترمہ آسیہ صالح خٹک: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی، آسیہ بی بی۔

محترمہ آسیہ صالح خٹک: سر، بات یہ ہے کہ ابھی جو ہے فائنل ریزلٹس نہیں آرہے تو ہم نے صرف ان کے عبوری نتائج کے لئے اس لئے ڈیمانڈ کی، جب فائنل ریزلٹس آئینگے تو اس میں شامل ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں فائنل تو نہیں ہے ابھی کیونکہ سندھ میں بھی ایم کیو ایم جو ہے وہ کہتی رہتی ہے کہ پتہ نہیں، کون بتا سکتا ہے جی، یہ فائنل ہے یا عبوری ہے؟ عنایت صاحب۔

محترمہ آسیہ صالح خٹک: فائنل تو نہیں ہوئے اس لئے ہم۔

جناب سپیکر: جی ادھر آئیں ناں، ذرا سیٹ پہ، رہنمائی کریں ذرا کہ Census کا جو تھا وہ فائنل ہے یا ابھی عبوری ہے؟

جناب عنایت اللہ: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

Whereas Article 161, clause (1), paragraph (b) of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan provides that: "the net proceeds of the Federal duty of excise on oil levied at well-head and collected by the Federal Government, shall not form part of the Federal Consolidated Fund and shall be paid to the Provinces in which the well-head of oil is situated." And whereas, the Federal

excise duty has not been paid by the Federal Government after the 18th Constitutional Amendment, therefore, this Assembly resolves that the Federal excise duty on oil shall be paid to the Provinces for their smooth running and development. This Assembly also resolves that the Federal Government should constitute a committee comprising of membership of concerned Provinces to calculate arrears of the excise duty on oil which were not paid by the Federal Government.

جناب سپیکر: یہ ریزولیوشن کے اوپر Resolution overlap کر گئی، آپ نے اپنی ریزولیوشن پیش کر دی ہے، ہم اس کو Accept کرتے ہیں کہ دوبارہ آپ کو نہ پڑھنی پڑے لیکن ہم نے آپ کو ایک رہنمائی کے لئے ادھر میں نے ٹائم دیا تھا کہ کوئی ہمیں یہ بتائے کہ یہ جو Census ہے یہ فائنل ہوا ہے یا نہیں ہوا، ابھی تک ریزلٹ کیونکہ اس میں یہ ریزولیوشن انہوں نے کی ہے، عبوری Census۔

جناب عنایت اللہ: نہیں، یہ Census کے حوالے سے نہیں ہے۔

جناب سپیکر: میں آپ سے پہلی قرارداد کے بارے میں رائے لینا چاہتا ہوں، آسیہ صالح خٹک کی، اس کے لئے آپ کو کہا تھا، آپ کی قرارداد آگئی، اس کو پیش کرتا ہوں میں لیکن اس کے بارے ہمیں بتائیں ذرا آپ کہ Census عبوری ہے ابھی تک یا یہ فائنل ہوا ہے، گورنمنٹ نے سائن کر دیئے ہیں یا نہیں؟

جناب عنایت اللہ: دیکھیں Census، وہ تو Council of Common Interest نے اس پہ دستخط کر دیئے ہیں، آپ مردم شماری کی بات کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: ہاں۔

جناب عنایت اللہ: مردم شماری جو ہے وہ آپ کی Council of Common Interest نے Approve کر دی ہے اور Adopt کر لی ہے اور اس کے بعد یہ کہہ دیا ہے، Council of Common Interest نے کہا ہے کہ ہم اگلی مردم شماری کرینگے، اس پہ سندھ نے Dissenting note دیا ہوا ہے، اگلی مردم شماری Within a year یا Two years میں کرینگے، دس سال کے اندر نہیں کرینگے، جلدی کرینگے، یہ میری جو انفارمیشن ہے وہ یہی ہے، اگرچہ یہ بات درست ہے، سندھ کا موقف بھی درست ہے اور کے پی کے حوالے سے میرا ابھی ایک Opinion ہے، میں اس پہ اپنی بات کرنا چاہتا ہوں کیونکہ آپ نے مجھے بتا دیا تو میں اپنا Opinion دینا چاہونگا، اس وقت جب Census ہو رہا تھا

تو میں کیبنٹ کے اندر ممبر تھا تو میں نے اس پر اعتراض اٹھایا تھا اور میں نے کہا تھا کہ جو Census کے رولز اور ریگولیشنز ہیں وہ ٹھیک نہیں ہیں کیونکہ اس میں یہ لکھا ہے کہ جو بندہ چھ مہینے اپنے گھر سے باہر ہو تو اس کی Calculation اور Count جو ہے وہ اس ایریا کے Cumulative effect میں وہ Contribute نہیں کریگی، اس کا مطلب یہ ہے کہ جو مڈل ایسٹ کے اندر ہمارے لوگ تھے یا Erstwhile FATA کے کے پی کے اندر لوگ تھے یا Erstwhile FATA کے کے پی سے باہر لوگ تھے یا Ex PATA میں سے ہمارے وہ لوگ تھے جو چھ مہینے سے اپنے گھروں سے باہر تھے تو ان لوگوں کا جو مجموعی Effect ہے وہ اس ایریا کے اندر نہیں آیا تھا، اب پوری دنیا کے اندر کوئی ایک کروڑ کے Around Expats ہیں، اس میں خود Overseas جو ہماری منسٹری ہے، اس کے فگرز یہ ہیں کہ اس میں Seventy eighty percent یا Almost اتنے جو ہیں وہ کے پی کے ہیں، Seventy یا Sixty percent کے پی کے ہیں تو اس لئے یہ جو۔

<u>جناب سپیکر</u>: مطلب یہ ہوا کہ ہم اس کو عبوری نہ کہیں۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: عبوری نہیں کہہ سکتے۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: یہ عبوری نہیں ہے، انہوں نے Adopt کر دیئے ہیں لیکن انہوں نے Adopt کر دیئے ہیں لیکن میرا خیال ہے کہ وہ انہوں نے ساتھ یہ بھی کہا ہے کہ Census کو Adopt کرتے ہیں اور اگلا Census جو ہے وہ جلدی، اگلے دو تین سالوں کے اندر کرینگے۔ میرے خیال میں یہ موقف کے پی کو بھی اپنانا چاہیئے تھا، یہ موقف ہماری جو یہاں کی پولیٹکل پارٹیز ہیں ان کو اپنانا چاہیئے تھا کیونکہ کے پی کے ساتھ بھی زیادتی ہوئی ہے اور Erstwhile FATA کے ساتھ بھی زیادتی ہوئی ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: تو پھر اس ریزولیوشن کو Drop کر دیں۔ آسیہ بی بی، جب یہ سائن ہو چکی ہے تو اب آپ کی اس ریزولیوشن کی کوئی Value نہیں رہتی، چونکہ اب انہوں نے اس کو کر دیا، اب نئی جو مردم شماری آئیگی اس کے لئے آپ ایک قرارداد لے آئیں کہ اس میں اس چیز کو Consider کیا جائے، فائدہ نہیں ہے ناں اس کا، جب اخباروں میں جائیگی لوگ کہیں گے یہ ان کو پتہ نہیں ہے تو ہم نے وہ ساری اس پہ ڈسکشن کر لی۔

محترمہ آسیہ صالح خٹک: Okay Sir, سر، میں Confirm کرکے کل آپ کو پھر دوبارہ سے Up date کرلوں گی اس کے بارے میں۔

جناب سپیکر: Okay ، ٹھیک ہے پھر لے آئیں۔ جو عنایت اللہ صاحب نے اپنی ریزولیوشن پیش کی ہے، اس کے بارے میں لاء منسٹر صاحب کریں، یہ دیکھیں ایک لامتناہی سلسلہ پھر ریزولیوشنز پہ شروع ہو گیا، میرا ایجنڈا ادھر کا ادھر ہی رہ گیا۔

جناب عنایت اللہ: میں اس کو Explain کرونگا جناب سپیکر صاحب، اس پہ میں نے حکومتی ممبران سے دستخط بھی لئے ہیں، ڈاکٹر ہشام سے لئے ہیں اور ارباب صاحب سے دستخط لئے ہیں۔ یہ جو آرٹیکل 161 ہے اس میں ہمیں فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی جو ہے آئل کی ملے گی اور یہ اٹھارہویں ترمیم کے اندر ہمارا حق ہے اور فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی ہم آئل کے حوالے سے اس اسمبلی کے اندر کنڈی صاحب نے اور میں نے جوائنٹ ایک ایڈجرنمنٹ موشن Move کی تھی، اس پہ ڈیبیٹ ہوئی تھی لیکن Unfortunately جس روز ڈیبیٹ ہو رہی تھی تو اس وقت ایوان خالی تھا اور ہماری یہ رائے تھی کہ آپ ڈیبیٹ کے بعد Finally اپنی Recommendations جو ہیں وہ ریزولیوشن کی شکل میں مرکز کو بھیج دیں کیونکہ یہ جو ہمارا حق ہے یہ 2010 سے ہمارا Due ہے اور اس میں کوئی ستر (70) اور اسی (80) ارب کے پیسے آنے کے Chances موجود ہیں، یہ ہمارے Constitutional rights ہیں، حق ہے، تو اس لئے اس وقت ہم قرارداد کو پاس نہیں کرسکے، میرے ذہن کے اندر تھا کہ جو سیشن شروع ہوا تو اسی سیشن کے اندر میں اسکو اٹھاؤنگا تو اسی Continuation میں میں نے یہ ریزولیوشن جو ہے Draft کی ہے اور حکومتی ممبران نے دستخط بھی کردیئے ہیں۔

جناب سپیکر: اوکے جی، لاء منسٹر صاحب۔

جناب فضل شکور خان (وزیر قانون): سر، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے، اگر یہ ریزولیوشن پاس ہو جائے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favor of it may say "Yes" and those who are against it may say "No".

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. The resolution is passed unanimously.

یہ ریزولیوشنز ختم کرنے دیں مجھے، قراردادوں کے بعد کرلینا یہ ریزولیوشنز ہیں۔ جی کریں، سردار یوسف صاحب۔

سردار محمد یوسف زمان: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، اس آج کے ایجنڈے میں ریزولیوشنز تو کوئی تھیں نہیں، پھر تو خیر ہے اجازت ہوئی، ریزلیوشنز پیش ہوئیں، اس میں میں نے بھی کئی ریزولیوشنز جمع کرائیں لیکن مجھے افسوس ہے کہ اس میں کوئی بھی نہیں آرہی اور اس کے باوجود بھی کہ ایک دو دفعہ میری آپ سے بھی ملاقات ہوئی، متعلقہ منسٹر صاحب اس وقت ان سے بھی ملاقات ہوئی اور پھر بھی وہ ریزولیوشن نہیں آنے دی گئی، مجھے پتہ نہیں کہ اس کی کیا وجوہات ہیں اور کس وجہ سے، حالانکہ پرسوں بھی میں نے یہاں پر جمع کرائی تو آپ نے کہا تھا کہ Next time مطلب لے لیں گے لیکن ابھی اور بہت سارے معزز ممبران کو یہ موقع ملا لیکن آپ سے میری یہ گزارش ہے کہ ہمیں بھی تھوڑا موقع دے دیں، ایک آدھ ریزولیوشن ہے اور اس میں کوئی ایسی بات بھی نہیں ہے، اس لئے میری گزارش ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: سردار صاحب، دیکھیں ریزولیوشن جو بھی آتی ہے، وہ اسمبلی کا سٹاف دیکھتا ہے کہ وہ Admissible ہے یا نہیں ہے، جو Admissible ہوتی ہیں وہ ریزولیوشنز آئی ہیں، اب جتنے لوگوں نے پیش کیں یہ ان کو چیک کرواکے انہوں نے اس کو Admissible declare کیا ہے۔

سردار محمد یوسف زمان: میں نے چیک کرا کے جمع کی تھی جی، ناموس صحابہؓ اور ناموس اہل بیتؓ کی ریزولیوشن تھی اور اس دفعہ نہیں کئی دفعہ متعلقہ منسٹر سے بھی یہ چیک کراکر جمع کی اور آپ سے ملاقات کی اور ڈپٹی سپیکر صاحب تھے، ان سے بھی ملاقات کر کے جمع کی تھی اور پھر اس لئے کہ یہ ایک ایسی ریزولیوشن ہے جس کا سب سے تعلق ہے، کوئی کسی کے خلاف نہیں ہے، ملک کے خلاف نہیں ہے، کسی ادارے کے خلاف نہیں ہے، کسی عوام کے خلاف نہیں ہے، تو برائے مہربانی مجھے اجازت دیں کہ میں وہ ریزولیوشن پیش کروں۔

جناب سپیکر: دیکھیں، اس وقت پھر آج وقفے میں دیکھ لیتے ہیں، نماز کے وقفے میں ذرا یہ آپ لے آئیں، میں اسکو پھر دیکھتا ہوں، وقفہ نماز میں میرے پاس لے آئیں، پھر دیکھتے ہیں اس کو۔

سردار محمد یوسف زمان: میری آپ سے گزارش یہ ہے کہ مجھے یہ پڑھنے دیں، اگر یہ نہیں ہے تو Reject کر دیں بے شک۔

جناب سپیکر: آپ مجھے وقفہ نماز میں دکھادیں، اسکے بعد کر لیتے ہیں۔

سردار محمد یوسف زمان: نہیں جی، گزارش یہ ہے کہ اگر آپ یہ نہیں دو تین ریزولیوشنز ہیں میری، یعنی ایک نہیں ہے کتنی ریزولیوشنز ہیں۔

جناب سپیکر: آپ مجھے بھجوائیں ادھر، آپ مجھے بھجوائیں، ابھی میرے پاس، ابھی تو میرے پاس نہیں ہے، ادھر بھجوائیں ذرا۔

سردار محمد یوسف زمان: میں نے جمع کی تھی جی، آپ کے سٹاف کے ساتھ جمع کی ہے۔

جناب سپیکر: میں واپس بھیجتا ہوں آپ کو، مجھے لا کر دے دیں ذرا۔

سردار محمد یوسف زمان: دیکھیں جی، حضرات۔

جناب سپیکر: یہ مجھے دیں، میں آپ کو واپس بھیجتا ہوں۔

سردار یوسف زمان: جی۔

جناب سپیکر: میں پڑھ کے آپ کو واپس بھیجتا ہوں، دے دیں ذرا۔

Mr.Liaqat Ali Khan, MPA, to please move your resolution.

سردار صاحب، مجھے دیں، میں آپ کو واپس کرتا ہوں۔

سردار محمد یوسف زمان: میں نے تو جمع اس ٹائم کی تھی۔

جناب سپیکر: میں پڑھ کے آپ کو واپس کرتا ہوں، مجھے ذرا دیں۔

جناب لیاقت علی خان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، یہ ایک قرارداد ہے جس پہ ہمارے چیف صاحب شوکت یوسفزئی صاحب نے بھی سائن کئے ہیں اور منسٹر صاحب ڈاکٹر امجد صاحب نے بھی سائن کئے ہیں اور شاہ محمد صاحب نے بھی سائن کئے ہیں، بابر سلیم سواتی صاحب ہیں، ہشام انعام اللہ صاحب ہیں، ان ساروں نے اس پہ سائن کئے ہیں، یہ میں پیش کرنا چاہتا ہوں، رولز تو میرے خیال میں Relax ہیں۔

میں اس معزز ایوان کی وساطت سے صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ ہمارے صوبے میں واپڈا ملازمین کی تعداد جو کہ ضرورت سے نہایت کم ہے، بالخصوص ٹیکنکل سٹاف جو ضرورت کے تناسب سے صرف 28تا32 فیصد ہے، جس کی وجہ سے بجلی کی ترسیل میں کافی مشکلات کا سامنا ہے اور معمولی نوعیت کی خرابی کی صورت میں بجلی کی بحالی پر ہفتے لگ جاتے ہیں کہ وہ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے فوری اقدامات کریں تاکہ صوبے کے عوام کی اس مشکل کا ازالہ ہو سکے۔ مزید برآں اس سلسلہ میں ایس ڈی اوز، ریونیو آفیسرز اور لائن سپرنٹنڈنٹ کی ٹیسٹ اور انٹریو کے ذریعے سلیکشن ہو چکی ہے جس میں ایس ڈی اوز اور ریونیو آفیسرز کو چارج دیا گیا ہے جبکہ ساتھ میں بھرتی ہونے والے لائن سپرنٹنڈنٹ کو ابھی تک چارج نہیں دیا گیا ہے، لہذا میں اس معزز ایوان کی وساطت سے صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ بھرتی ہونے والے لائن سپرنٹنڈنٹ کو چارج دیا جائے تاکہ ان کے ساتھ ہونے والی زیادتی کا ازالہ ہو جائے۔

<u>جناب سپیکر</u>: لاءمنسٹر صاحب۔

<u>جناب فضل شکور خان (وزیر قانون)</u>: سر، یہ اچھے پوائنٹ کی نشاندہی کی ہے سر، اگر ریزولیوشن پاس ہو جائے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

<u>Mr. Speaker</u>: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say "No".

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The "Ayes" have it. The resolution is passed unanimously.

حمیرا خاتون صاحبہ اور آسیہ خٹک صاحبہ، حمیرا خاتون صاحبہ۔

<u>محترمہ حمیرا خاتون</u>: جی جناب سپیکر صاحب۔ ہر گاہ کہ پاکستان اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا اور اسلامی تعلیمات کی رو سے قرآن پاک میں بھی جمعہ کے دن ظہر کی اذان کے ساتھ ہی کاروبار بند کر کے نماز کے لئے مسجد جانے کا حکم دیا گیا۔ ماضی میں ملک کے اندر جمعہ کے دن ہفتہ وار سرکاری تعطیل ہوا کرتی تھی جس کے بعد اتوار کے دن تعطیل کا فیصلہ کیا گیا، ملک بھر میں بازاروں مارکیٹوں اور نجی اداروں میں کہیں پر

جمعہ اور کہیں پر اتوار کے دن ہفتہ وار تعطیل ہوتی ہے جبکہ سرکاری دفاتر میں بھی جمعہ کے دن دوپہر بارہ بجے کے بعد چھٹی ہوتی ہے، جس کی وجہ سے ملک کی معیشت پر بھی برے اثرات مرتب ہوتے ہیں اور سرکاری امور بھی سست روی کا شکار ہوتے ہیں، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ ملک بھر میں جمعہ کی سرکاری چھٹی کو فی الفور بحال کیا جائے تاکہ اس حوالے سے درپیش مشکلات اور مسائل سے نجات مل سکے اور عوام یکسوئی کے ساتھ جمعہ کے دن عبادات کی ادائیگی کر سکیں۔ اس کے لئے محترم سراج الدین صاحب اور آسیہ صالح خٹک صاحبہ اور میرے اس پہ سائن ہیں۔

<u>Mr. Speaker:</u> Ji, Minister for Law.

<u>وزیر قانون:</u> سر، اصل میں جمعہ کے دن ہم لوگوں کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ ہدایات ہیں کہ نماز پڑھ کے اپنے کاروبار کی طرف دوبارہ نکل جائیں، تو میرے خیال میں ہماری گورنمنٹ جو ہے اس ریزولیوشن کو جی سپورٹ نہیں کرتی اور چونکہ سر، اتوار کے دن چھٹی جو ہے پوری دنیا میں یہی سسٹم ہے سر، تو اس لئے ہم اسکو سپورٹ نہیں کرتے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی عنایت صاحب۔

<u>جناب عنایت اللہ:</u> جناب سپیکر صاحب، پوری دنیا کے اندر یہ سسٹم نہیں ہے، یہ منسٹر صاحب کا یہ جو دعویٰ ہے میں اس کے ساتھ Agree نہیں کرتا، جو مسلم ورلڈ ہے وہاں جمعہ کے دن چھٹی ہوتی ہے اور ظاہر ہے ہماری تجارت کا ایک بہت بڑا حصہ مسلم ورلڈ کے ساتھ ہے، آپ یہ Calculate کریں کہ آپ کا باہر کے ممالک کے ساتھ کتنا بزنس ہے اور اس کا Volume اور Quantum کیا ہے؟ اور دوسری بات یہ ہے کہ جمعہ کے ایک دن کی چھٹی سے اس Quantum پہ کیا اثر پڑتا ہے؟ اس وقت بنیادی طور پہ دو باتیں ہیں جناب سپیکر صاحب، ایک بات تو یہ ہے کہ ہمارا جو مذہبی شعار ہے وہ جمعہ کا دن ہے اور جمعہ کا دن ہماری عبادت کا دن ہے اور جمعہ کے روز زیادہ تر عبادت کے لئے Dedicate کیا جاتا ہے، ذکر واذکار کے لئے Dedicate کیا جاتا ہے لیکن اسکا دوسرا پہلو جناب سپیکر صاحب، یہ ہے، دوسرا پہلو یہ ہے کہ جمعہ کے روز بھی لوگ آدھی چھٹی کرتے ہیں اور اسکے اگلے والے روز بھی چھٹی ہو جاتی ہے اور اگلے والے روز چھٹی ہو جاتی ہے تو پاکستان کے اندر عملاً اس وقت تین چھٹیاں ہو رہی ہیں، جمعہ کے روز خود اپنی طرف لوگ چھٹی

کرتے ہیں اور حکومت کی طرف سے ہفتہ اور اتوار چھٹی ہو جاتی ہے، اس لئے اگر آپ جمعہ کے روز چھٹی کرینگے تو آپ کو دو دنوں کی بچت ہو جائے گی اور میں سمجھتا ہوں ہمارا ایمانی اور دینی تقاضا ہے یہ ریزولیوشن پاس ہو جائے تو یہ مرکزی حکومت کو ایک Recommendation ہے اور سچی بات یہ ہے کہ مرکزی حکومت پہ Binding ہماری ریزولیوشن نہیں ہے، مرکزی حکومت اسکا تجزیہ کریگی، وہ اگر Implement کرتی ہے تو ہم اسکو Welcome کرینگے، نہیں کرتی ہے تو ہماری طرف سے ایک ذمہ داری ہم نے پوری کر دی ہے، میں حکومت سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ کم از کم ہمارے لیول پہ اسکو پاس کیا جائے۔

<u>جناب سپیکر</u>: وزیر قانون میرے خیال میں اس کو Agree کریں، Agree کریں اس کو، Agree کریں اس ریزولیوشن کو۔

<u>وزیر قانون</u>: جی سر، آپ کہتے ہیں Agree کرتے ہیں، تو سر، Agree کرتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: یہ ہماری سفارشات ہیں For the Federal Government

Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say “Yes” and those who are against it may say “No”.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The “Ayes” have it. The resolution is passed unanimously. Ji, Sardar Yousaf Sahib, move your resolution please.

<u>سردار محمد یوسف زمان</u>: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، یہ ریزولیوشن جو ہے صحابہ کرامؓ اور اہل بیت اطہارؓ کے حوالے سے ہے۔ حضرات صحابہ کرامؓ اور اہل بیتؓ اطہار جو دین کی اساس اور بنیاد ہیں اور نبی کریم ﷺ کی صحبت کی برکت سے اللہ کریم نے اس مقدس جماعت کو دنیا میں جنت کی بشارت کے ساتھ اپنی رضا کا سرٹیفکیٹ عطا کی۔ قرآن کریم میں سینکڑوں آیاتیں اور نبی کریم ﷺ نے بے شمار احادیث میں انہیں بہترین قابل تقلید جماعت قرار دیا ہے۔ حضرات صحابہ کرامؓ اور اہل بیت اطہارؓ کی عزت و احترام کرنا اور ان سے محبت کا اظہار کرنا تمام مسلمانوں کے لئے لازم اور ضروری ہے، ان حضرات پر تنقید کرنا بالکل ناجائز اور حرام ہے۔ ان اسلامی تعلیمات کے باوجود بعض شر پسند فتنہ پرور اور گمراہ لوگ مختلف کتبوں میں یا

سوشل میڈیا یا پر اپنی تحریروں یا گفتگو میں ان مقدس شخصیات حضرات صحابہ کرامؓ اور اہل بیت اطہارؓ کی شان میں گستاخی کرتے ہیں، لہٰذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ صوبوں اور وفاق کی سطح پر اس توہین کو روکا جائے اور بالخصوص متعلقہ ادارے پیمرا، سائبر کرائمز، ایف آئی اے اس گستاخی کو فی الفور روکنے کے لئے موثر اقدامات اٹھائیں، نیز یہ ہاؤس قومی اسمبلی اور سینیٹ سے مطالبہ کرتا ہے کہ حضرات صحابہ کرامؓ اور اہل بیتؓ اطہار کی توہین روکنے کے حوالے سے پہلے سے موجود تعزیرات پاکستان کی دفعہ 298اے میں ترمیم کرتے ہوئے مقرر سزا کو تین سال سے عمر قید یا سزائے موت میں تبدیل کریں۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: Minister for Law.

وزیر قانون: سر، یہ تو ہم سب لوگوں کا مذہبی فریضہ ہے کہ ان ہستیوں کی ہم عزت کریں اور ہمیں کوئی اعتراض نہیں، اگر یہ ریزولیوشن پاس ہو جائے تو یہ ہمارا مذہبی فریضہ ہے میرے خیال میں سر۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say "No."

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. The resolution is passed unanimously.

اورنگزیب نلوٹھا صاحب، آپ اس میں ایک تو کونسا انٹر چینج ہے، یہ حسن ابدال والا انٹر چینج ہے، حسن ابدال والا انٹر چینج کا کیا نام ہے؟

سردار اورنگزیب: جی۔

جناب سپیکر: ایک منٹ میں کرتا ہوں، ہم نے تو پیش کی ہے، آپ بولتے نا اس وقت۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب، اب یہ قرارداد پاس ہوئی، ہمیں تو نہیں پتہ چلا کہ یہ کونسی قرارداد ہے؟

جناب سپیکر: ابھی انہوں نے پیش کی ہے نا۔

سردار محمد یوسف زمان: میں نے پیش کی، پڑھی ہے جی انہوں نے۔

جناب سردار حسین: ہم ادھر بیٹھے تھے لیکن ہمیں تو سمجھ نہیں آئی کہ آپ کیا کہنا چاہ رہے ہیں؟

سردار اورنگزیب: جب ہم پڑھیں گے سر، سردار صاحب نے قرارداد پڑھی ہے، یوسف صاحب نے سب نے سنی ہے، اگر بابک صاحب کو اعتراض ہے تو کر سکتے ہیں، اگر عتراض ہے تو کوئی بات نہیں یہ تو صحابہ کرامؓ کی شان میں۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: نہیں، مجھے اس چیز پہ اعتراض ہے کہ بار بار ہم یہی کہہ رہے ہیں کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں بابک صاحب، یاتو ایک یہ فیصلہ کرلیں آج، میری عرض سن لیں، یہاں پر لوگ رولز Relax کراکے ریزولیوشنز لاتے ہیں، یاتو پھر یہ بالکل ختم کردیں، پھر میں آئندہ کسی کی ریزولیوشن کے لئے Rule relax کراکے تاکہ ایجنڈے پہ آئے تو آپ سب کے پاس جائے گی اور آپ سب کو پھر اس کو پڑھنے کا موقع ملے گا، آپ کی بات سے میں اتفاق کرتا ہوں کہ پڑھنے کا موقع ملے گا سارے ایوان کو، گو کہ ان کی ریزولیوشن تو خیر Religious resolution تھی لیکن۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، ہم بھی بار بار یہی کہہ رہے ہیں کہ جب ہم نے پڑھی ہی نہ ہو تو ہمیں کیا پتہ کہ ہم نے 'ہاں' کہنا ہے کہ ہم نے No کہنا ہے۔

جناب سپیکر: آپ کو کاپی دے دیں، ذرا یہ پڑھ لیں جی، سرار بابک صاحب کو، سردار یوسف صاحب۔

جناب سردار حسین: ٹھیک ہمیں ایک کاپی دے دیں کہ ہمیں پتہ چلے۔

جناب سپیکر: اس میں، اس انٹر چینج کا کیا نام ہے، یہ حسن ابدال والا جو ہے انٹر چینج؟

سردار اورنگزیب: اجازت ہے سر، میں پڑھ لوں قرارداد؟

جناب سپیکر: کیا نام ہے، اس کو کونسا انٹر چینج کہتے ہیں؟ ہاں برہان، اس میں آپ Addition کریں۔

سردار اورنگزیب: جی؟

جناب سپیکر: اس قرارداد کو تھوڑا ٹھیک کریں، اس میں ایک تو آپ نے انٹر چینج لکھا، اس کو کاٹیں اور اس کو Services area لکھیں، آپ Services area کی بات کر رہے ہیں، ایسا ہی ہے ناں، ایسا ہی ہے ناں؟

سردار اورنگزیب: جی؟

جناب سپیکر: آپ Services area چاہتے ہیں، صوابی میں جو پہلے ہوتا تھا۔

سردار اورنگزیب: جی ہاں، سر، میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جو صوابی میں پہلے Services area ہوتا تھا، اس کی بات کر رہے ہیں ناں۔

سردار اورنگزیب: جی جی، اب وہ بند ہے ناں۔

جناب سپیکر: ہاں، تو انٹر چینج نہ لکھیں، Services area لکھیں، صوابی Services area

سردار اورنگزیب: سپیکر صاحب، میں یہ بات کرنا چاہتا ہوں، آپ بھی جاتے ہیں اور ہم بھی اجلاس ختم ہونے کے بعد جاتے ہیں واپس گھروں کو، پہلے یہ صوابی انٹر چینج جو تھا وہاں پہ قیام وطعام ہوتا تھا اور جو لوگ مغرب کی نماز کا ٹائم ہو یا عصر کی نماز کا ٹائم ہو، وہ نماز پڑھ لیتے تھے آسانی کے ساتھ، جب ہم۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ پیش کریں، میں یہ کہہ رہا ہوں آپ قیام وطعام لکھیں ریزولیوشن کے اندر اور دوسرا اس میں ایک اور Addition کریں کہ برہان سے ایبٹ آباد تک جو یہ ہے موٹروے، اس پر کوئی مسجد نہیں ہے۔

سردار اورنگزیب: اس کا بھی ذکر میں نے کیا ہے۔

جناب سپیکر: اس پہ کوئی مسجد نہیں ہے، اور یا اگر خاص طور پہ مغرب کی نماز آجائے تو لوگوں کو بڑی مشکل ہوتی ہے۔

سردار اورنگزیب: میں اس کو Add کر لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: Add کر کے دوبارہ میں آپ کو موقع دے دیتا ہوں۔

سردار اورنگزیب: اچھا۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب۔

جناب امجد علی (وزیر برائے ہاؤسنگ): شکریہ جناب سپیکر، جس طرح بابک صاحب نے کہا سپیکر صاحب، یہ جتنی بھی ریزولیوشنز آتی ہیں، پہلے یہی ہوتا تھا کہ جو اپوزیشن کی پارٹیوں کے پارلیمانی لیڈر ہوتے تھے، ان کے ساتھ مشاورت کر کے اور گونمنٹ سائیڈ پہ بھی مشاورت کر کے لے کے آتے تھے تو وہ Unanimously پاس ہو جاتی تھیں، ابھی تو ریزولیوشن آتی ہے، ہمیں پتہ نہیں ہوتا ہے کہ اس میں کیا ہے؟ تو Proper آپ اس پہ Respond بھی چاہتے ہیں کہ Respond بھی کریں، تو اگر اس طرح جو بھی ریزولیوشن لے کر آئیں جس طرح لیاقت صاحب لے کے آئے، وقار خان ایک ریزولیوشن انہوں نے

جمع کی ہوئی ہے، تو اس طرح اگر سب کے ساتھ مشاورت کی جائے تو میرے خیال میں اس میں پھر یہ نہیں ہو گا کہ کسی کو پتہ نہیں ہے یا یہ کس لئے پیش ہوئی ہے؟ تو میری یہی عرض ہے کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں Agree کرتا ہوں آپ کی بات سے بھی اور بابک صاحب کی بات سے بھی، قانون یہی ہے کہ۔۔۔۔۔

جناب فضل شکور خان (وزیر قانون): جناب سپیکر، میں بات کروں؟

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: میرے خیال میں اگر ان کو کاپیاں دے دی جائیں تو کوئی اتنی بڑی بات نہیں ہے، یہاں پہ فوٹو سٹیٹ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، دیکھیں دس دس بارہ بارہ ریزولیوشنز آجاتی ہیں، Rule relax ایک کراتا ہے، اس کے بعد ہر ایک لکھ کے دینا شروع ہو جاتا ہے کہ میرا وہاں بجلی کا مسئلہ ہے، میرا وہاں فلاں مسئلہ ہے، یا تو اس Unhealthy practice کو بالکل ختم کر دیں اور Through اسمبلی سیکرٹریٹ آئیں، ریزولیوشنز دو یا تین Daily آئیں جی، یا پھر جب ہو تو سب کے لئے ہو گا، پھر یہ بابک صاحب والا Objection پھر نہیں ہو سکتا یا پھر ڈاکٹر امجد خان نے جو Objection کیا، دوسرا، ریزولیوشن دیکھیں آپ نہ پاس کریں، وہ پڑھ کے سنا دیتے ہیں، سب کو پتہ چل جاتا ہے کہ یہ کیا ہے ریزولیوشن کے اندر، اور پھر ہم اس کے اوپر ووٹ کرتے ہیں، تو جس نے نہیں کرنا وہ ایک بھی نہیں کرے گا، میں ووٹنگ پہ ڈال دوں گا، Simple is this جی مجھے کچھ دو تین ریزولیوشنز لینے دیں پھر کر لیتے ہیں۔ جی، قلندر خان لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر برائے مال واملاک): ریزولیوشن میں جو مسئلہ شروع ہو گیا ہے Relaxation سے، یہ تو ایسا ہے کہ پوائنٹ آف آرڈر سے بھی بڑھ گیا ہے۔

جناب سپیکر: صحیح کہتے ہیں، اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا، نہ یہ اخبار والے ہمارے بھائی اس پہ لکھیں گے، کوئی ایک دو ریزولیوشنز ہوں تو وہ Highlight ہوتی ہیں، بیس ریزولیوشنز ہوتی ہیں وہ ساری دب کے رہ جاتی ہیں۔

وزیر برائے مال واملاک: سر، یہ ایجنڈے پر آئے تو زیادہ بہتر ہے، ہر ایک کو پتہ بھی چل جائے اور یہ پریکٹس کو ختم ہونا چاہیئے، ایجنڈے پر آنا چاہیئے۔

جناب سپیکر: بس میں اس پہ پھر یہ Direction دیتا ہوں آج کے علاوہ کہ آئندہ Current کوئی ایشو ہے Current تو وہ ہاؤس میں لایا جاسکے گا، ایک آدھ، لیکن بجلی کا اور گیس کا اور سکول کا اور یہ اور وہ ریزولیوشن جس نے لانی ہے وہ اسمبلی سیکرٹریٹ کے Through لائے گا، تو ہم ایجنڈے کے اوپر لائیں گے اور سب کے پاس اس کی کاپیاں ہوں گی، اور Current جو ہے جیسے یہ بارشوں والا ابھی چل رہا تھا یا کچھ اور، یہ Current ہے، اس طرح کی چیزیں ہوتی ہیں۔جی، سردار یوسف صاحب۔

سردار محمد یوسف زمان: جناب سپیکر، بالکل صحیح بات ہے، چونکہ Private Members` Day نہیں ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہو گیا کل، جمعرات کو ہو گیا۔

سردار محمد یوسف زمان: وہ Private Members` Day ہو جائے گا تو یہ ساری قراردادیں اس میں آجائیں گی۔

جناب سپیکر: سردار صاحب، ابھی ہوا کرے گا ان شاءاللہ، ہم نے کر دیا ہے۔

سردار محمد یوسف زمان: جی وہ رکھ دیں تو مسئلہ حل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: اس جمعرات کو ہو گا ان شاءاللہ جی، ان شاءاللہ۔جی، سردار نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب: شکریہ جناب سپیکر صاحب، ہر گاہ کہ پشاور اسلام آباد اور ہزارہ موٹروے پر رشکئی انٹر چینج کے علاوہ کوئی انٹر چینج نہیں ہے اور قیام وطعام نہیں ہے جس سے موٹروے پر سفر کرنے والے مسافروں کو راستے میں ان کی نماز رہ جاتی ہے اور کوئی Refreshment کی سہولت موجود نہیں ہے۔اس کے علاوہ ہزارہ موٹروے پر بھی قیام وطعام موجود نہیں ہے، لہذا یہ صوبائی اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہزارہ موٹروے نہ لکھیں ناں، یہ حطار سے ایبٹ آباد تک لکھیں، مانسہرے کے دوران ہے وہاں پہ، لیکن ایبٹ آباد سے حطار، برہان تک کوئی بھی نہیں ہے، نہ Services area ہے نہ مسجد ہے، وہاں کوئی نماز کی جگہ ہی نہیں ہے، توServices area بھی نہیں ہے، اس کو آپ ٹھیک کریں۔

سردار اورنگزیب: برہان سے ایبٹ آباد۔

جناب سپیکر: ہاں۔

سردار اورنگزیب: برہان سے ایبٹ آباد کے درمیان بھی کوئی قیام وطعام نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ایک وہاں بنایا جائے اور ایک جو ہے یہ صوابی انٹر چینج کے ساتھ جو آگے پہلے قیام وطعام ہوا کرتا تھا، اس کو دوبارہ Open کیا جائے، صرف مردان رشکئی کے علاوہ پھر اس میں مانسہرے تک کوئی قیام وطعام نہیں ہے، مانسہرے میں بھی End پہ جاکے آتا ہے. Near to Mansehra

سردار اورنگزیب: جی جی، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ صوابی انٹر چینج جو بند ہے اس کو بحال کیا جائے۔۔۔۔

جناب سپیکر: انٹر چینج نہیں، طعام و قیام۔

سردار اورنگزیب: قیام وطعام، قیام وطعام۔

جناب سپیکر: انٹر چینج تو ہے، قیام وطعام ذرا اس کو ٹھیک کریں، تھوڑا ٹائم لے لیں، ٹھیک کریں اس کو، پھر یہ غلط ہو جائے گا، اس کو ذرا Re-draft کریں ناں۔ Re-Draft کریں اس کو۔ Kundi Sahib, please move, Ahmad Kundi Sahib, move your resolution.

جناب احمد کنڈی: شکریہ سپیکر صاحب، سرائیکی زبان جو کہ ایک قدیم زبان ہے اور کافی عرصے سے یہ زبان لکھی اور بولی چلی آرہی ہے۔ یہ زبان صوبہ خیبر پختونخوا سمیت ملک کے دیگر صوبوں میں بولی جارہی ہے اور وقتاً فوقتاً خیبر پختونخوا سمیت ملک کے دیگر صوبوں سے اس زبان کے بولنے والے منتخب ارکان حکومتی ایوانوں میں پہنچتے ہیں، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ سرائیکی زبان کو پارلیمانی زبان کا درجہ دیا جائے اور صوبائی اسمبلی کے قواعد وضوابط میں اس بارے میں ترامیم لائی جائیں۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب۔

جناب فضل شکور خان (وزیر قانون): سر، کنڈی صاحب تو ہمیشہ Genuine چیز ہی لاتے ہیں تو سر ہم اس پہ اعتراض نہیں کرتے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honorable Member, may be passed? Those who are in favor of it may say. 'Yes' and those who are against it may say, "No".

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. The resolution is passed.

بس اب اور کوئی ریزولیوشن میں نے نہیں لینی جی، اور مجھے کوئی نہ بھیجے ریزولیوشن۔ Naeema Kishwar Sahiba, please move your resolution.

یہ کوئی طریقہ نہیں ہے، ایک دو بندے کوئی اہم لاتے ہیں تو سارے شروع ہو جائیں، ایک چیز کے اوپر کوئی بات کرتا ہے تو سارے کہتے ہیں کہ ہم بات کریں، آئندہ کوئی، میں نے یہ کہہ دیا ہے کوئی Mind نہیں کرے گا اس بات کو کہ صرف Current کوئی چیز ہو گی، ایشو ہو گا تو اس پہ آپ ریزولیوشن لا سکیں گے یہاں پہ، ہاؤس سے پوچھ کے ہم لائیں گے اور باقی Through Assembly جمع کروائیں اور ایجنڈے پہ آئیں تاکہ سب ممبرز کو پتہ ہو کہ کس نے 'ہاں' کرنی ہے کس نے 'ناں' کرنی ہے، یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ جی، نعیمہ کشور۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: سپیکر صاحب، بار بار ہم نے آپ سے اس کو ڈسکس کیا اور اس کا ایک ہی حل ہے کہ آپ Private Members` Day لیں تو یہ سارے مسائل حل ہو جائیں گے ہمارے، ہم پھر بار بار ریزولیوشن نہیں لائیں گے۔

جناب سپیکر: کر دیا جی۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر صاحب

جناب سپیکر: تو پھر ان ساروں کو جمعرات کے لئے پینڈنگ کر دوں میں؟

محترمہ نعیمہ کشور خان: جی؟

جناب سپیکر: پھر جمعرات کے لئے چھوڑ دوں، Private Members` Day ہے ناں کل۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: نہیں، یہ تو لے لیں کیونکہ یہ تو تمام خواتین کا ہے تقریباً، یہ تمام خواتین نے سائن کیا ہے، اگر آپ چاہیں تو میں نام بھی لے لوں۔ یہ خیبر پختونخوا میں تقریباً 8.8 ملین بچے سکول میں تعلیم حاصل

کرنے سے قاصر ہیں جن کی Sixty four percent تعداد لڑکیوں پر مشتمل ہے، اعداد و شمار کے مطابق نئے ضم شدہ اضلاع میں Seventy three percent بچے پرائمری سے آگے تعلیم حاصل نہیں کر پاتے، محکمہ تعلیم کے فراہم کردہ اعداد شمار کے مطابق خیبر پختونخوا کے سولہ فیصد بچے سکول میں بجلی کی سہولت سے محروم ہیں، پانچ فیصد سکولوں میں باؤنڈری وال موجود ہی نہیں جبکہ چار فیصد سکولوں کے اندر ٹائلٹ موجود نہیں، بارہ فیصد سکولوں میں پینے کا پانی میسر نہیں جبکہ تئیس فیصد سکولوں میں تمام سہولیات کا فقدان ہے۔ Independent Monitoring Unit کی رپورٹ کے مطابق نئے ضم شدہ اضلاع میں پچپن فیصد سکولوں میں بجلی موجود نہیں، 51 فیصد میں پینے کا پانی نہیں، تیس فیصد سکولوں میں ٹائلٹ نہیں جبکہ اٹھارہ فیصد سکولوں کی باؤنڈری وال موجود نہیں۔ جب تک خیبر پختونخوا کے تمام سکولوں کے اندر یہ بنیادی سہولیات فراہم نہیں کر دی جاتیں، پڑھے لکھے خیبر پختونخوا کا خواب پورا نہیں ہو سکتا۔ یہ ایوان حکومت خیبر پختونخوا سے مطالبہ کرتا ہے کہ خیبر پختونخوا کے تمام سکولوں میں بنیادی سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے اور محکمہ تعلیم کو یہ ہدایت کی جائے کہ آنے والے مالی سال، بجٹ 22-2021 میں ان سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔ سپیکر صاحب، چونکہ بجٹ آنے والا ہے اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ ایجوکیشن کو زیادہ ترجیح۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اب دیکھیں، یہی ریزولیوشن جو آپ لائی ہیں۔۔۔۔۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: جی؟

جناب سپیکر: یہی جو میں بات کر رہا تھا کہ گورنمنٹ بھی لوپ میں نہیں ہوتی اور ہم پاس کرتے جاتے ہیں، اب۔۔۔۔۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: نہیں، تھینک یو نہیں، یہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ فگرز آپ کہاں سے لائی ہیں کہ اتنے سکولوں میں یہ نہیں ہے، اتنے میں یہ نہیں ہے، اگر یہ اب ایجوکیشن منسٹر ہوتا اور آپ Through proper channel لاتیں تو وہ آپ کے فگرز کو یا تسلیم کرتا یا Deny کرتا۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: جمع کر چکے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ نے تو یوں شو کر دیا کہ گورنمنٹ نے کچھ کیا ہی نہیں ہے اور سارے یہ پچپن فیصد سکولوں میں بجلی نہیں ہے، وہ آپ کو بتاتا، اتنے فیصد سکولوں میں سولر سسٹم لگا دیا گیا ہے، تو اس لئے اس کو لائیں Through Secretariat یہ لیں جی، ایجنڈے پہ دوبارہ لائیں اور ڈیپارٹمنٹ کے Through

محترمہ نعیمہ کشور خان: سپیکر صاحب، اس کو جمع کر چکے ہیں۔

جناب سپیکر: ایسے نہیں ہے جمع، یہ Through department آئے گی کیونکہ اس میں آتے ہیں، آپ نے فگرز دیئے ہیں، اب ان کو کون تسلیم کر سکتا ہے کہ یہ صحیح ہیں یا غلط ہیں؟ ہر چیز آپ نے فیصد میں دی ہے، بجلی اتنی فیصد، فلاں اتنے فیصد، فلاں اتنے فیصد، So, the Minister concerned is اس کی Consent کے بغیر یہ نہیں ہونی چاہیئے، تو اس کو ہم بھیجیں گے، دوبارہ ایجنڈے پہ لے آئیں گے لیکن منسٹر تو ہو، محکمے کا جواب تو اس کے ساتھ ہو کہ جو فگرز آپ نے دیئے ہیں وہ ٹھیک بھی ہیں یا نہیں ہیں؟ کیونکہ آپ کا Source کیا تھا ان فگرز کے بارے میں؟ آپ یہ بتائیں کس Source سے آپ نے یہ فیصد لی ہے؟

محترمہ نعیمہ کشور خان: میں نے Source لکھا ہے کہ یہ جو Independent وہ ہے۔

جناب سپیکر: کیا ہے؟

محترمہ نعیمہ کشور خان: مانیٹرنگ یونٹ ہے، ان کا سروے ہے اور انہوں نے۔۔۔۔

جناب سپیکر: کس کا؟ یہ محکمہ تعلیم کا اپنا مانیٹرنگ یونٹ ہے؟

محترمہ نعیمہ کشور خان: جی؟

جناب سپیکر: ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کا اپنا مانیٹرنگ یونٹ جو ہے؟

محترمہ نعیمہ کشور خان: میں نے Independent Unit کا کہا ہے، میں نے Independent Unit نے اس کا سروے کیا ہے۔

جناب سپیکر: یہ کون ہے Independent Unit? گورنمنٹ کے Under ہے یا Independent ہے کوئی؟ محکموں کے Independent Units یوں بھی ہیں کہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کا جو ہے وہ Independent Unit یوں ہے کہ اس میں ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے لوگ نہیں ہیں دوسرے لوگ ہیں اور وہ اس کو۔۔۔۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: ٹھیک ہے، اگر آپ اس کو نہیں مانتے، اس کو نہیں کرتے تو آپ کی مرضی ہے، میں نے پیش کر دی ہے۔

جناب سپیکر: چلیں اس کو Through department لے آتے ہیں، اسے Through لے آتے ہیں ایجنڈے کے اوپر، ٹھیک ہے؟ جی وقار خان صاحب، دو ہیں، دو میں سے ایک پیش کر لیں جو آپ کی مرضی ہے، دوسری پھر آگے کریں گے۔

جناب وقار احمد خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، چونکہ ضلع سوات کی تحصیل کبل میں عوامی ضرورت کے پیش نظر دیولئی میں پیسکو نے نیا سب ڈویژن بنایا ہے لیکن تاحال مذکورہ ڈویژن میں ملازمین کے لئے نہ کوئی بلڈنگ مہیا کی گئی ہے اور نہ ہی سٹاف تعینات کیا گیا ہے۔ مذکورہ پیسکو ڈویژن بننے سے عوام کو ان کے مسائل حل کرنے میں کوئی آسانی نہیں ملی ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ مذکورہ ڈویژن کے لئے فی الفور ایک موزوں جگہ پر بلڈنگ کرائے پر لی جائے اور ضرورت کے مطابق مناسب سٹاف کی تعیناتی عمل میں لائی جائے تاکہ بلوں کی بروقت رسائی اور صارفین کی دوسری شکایات بروقت حل ہو سکیں۔

Mr. Speaker: Is this the desire of the House-----

جناب امجد علی (وزیر برائے ہاؤسنگ): جناب سپیکر، میں بات کروں؟

جناب سپیکر: جی امجد خان، ڈاکٹر صاحب۔

وزیر برائے ہاؤسنگ: شکریہ، جناب سپیکر صاحب-----

محترمہ نعیمہ کشور خان: جناب سپیکر، آپ نے ہماری ریزولیوشن نہیں لی حالانکہ اس پر تقریباً تمام خواتین کے دستخط تھے۔

جناب سپیکر: دیکھیں، آپ Abruptly لائی ہیں Abruptly، ہمارا بھی حق بنتا ہے کہ ہم اس کو چیک کریں، Through Assembly یہ نہیں آئی، ڈائریکٹ لائی ہیں، کل مجھے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ یہ پوچھ سکتا ہے کہ ہم کیوں لائے ہیں اس کو؟ کیونکہ آپ نے جو فگرز دیئے ہیں، آپ نے کہاں سے لئے ہیں، اس کی کوئی Authenticate نہیں ہے، جب تک یہ ادھر سے نہیں آئے گی اور اس وقت وہ منسٹرز بھی یہاں پہ

نہیں ہیں جن سے یہ Related ہے، So آج کے بعد تو ہم نے اس کو بند ہی کر دیا ہے اس system کو لیکن یہ ---- It will come through

محترمہ نعیمہ کشور خان: سپیکر صاحب، میں تو رولز کی بات کر رہی ہوں، میں یہ کہہ رہی ہوں کہ جناب سپیکر صاحب، طریقہ یہ ہے کہ آپ اس کو ہاؤس کو Put کریں، ہاؤس اس کو Reject کرے یا پاس کرے، طریقہ یہ ہے۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، میں Reject کروانا نہیں چاہتا، اس کو دیکھیں، ایجوکیشن سے متعلق ایک چیز ہے، اگر آپ کا بزنس ٹھیک ہے تو ہم اس پہ گورنمنٹ کو ایک جوائنٹ ریزولوشن بھیج دینگے کہ یہ ساری چیزیں پوری کی جائیں لیکن Reject کرنا ایجوکیشن سے متعلق کسی چیز کو، یہ بھی اس ایوان کو زیب نہیں دیتا، بس اب، جی ڈاکٹر امجد صاحب۔

جناب امجد علی (وزیر برائے ہاؤسنگ): تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ وقار خان جو قرارداد لے کر آئے ہیں، اصل میں انہوں نے دو قرار دادیں، میں دونوں کا جواب دیتا ہوں کہ وہ دوبارہ زحمت اس کی نہ کریں کیونکہ ایک انہوں نے کبل گرڈ سٹیشن کے بارے میں کہا ہے اور جو سب سے بڑا مسئلہ ہے وہی ہے، کبل تحصیل جو ہے وہ تقریباً کوئی تیرہ یونین کونسل پہ مشتمل ہے اور اس کی آبادی تقریباً کوئی چار پانچ لاکھ ہے، اس سے جو بجلی جاتی ہے وہ مینگورہ گریڈ سٹیشن سے جاتی ہے، تو اس وجہ سے کیونکہ مینگورہ گرڈ سٹیشن جو ہے وہ Already overloaded ہے تو گرمیوں میں اس پہ بہت بڑا مسئلہ ہوتا ہے۔ جب یہ گورنمنٹ آئی اور وفاق میں بھی ہماری حکومت آئی تو وفاقی وزیر مراد سعید صاحب نے اس کے لئے گرڈ سٹیشن کی منظوری دی لیکن بد قسمتی سے دو جگہ پہ وہاں پہ سیکشن فور ڈیپارٹمنٹ نے لگائی، واپڈا نے، لیکن دونوں دفعہ لوگ چلے گئے کیسوں میں اور Litigation میں چلے گئے، تو ابھی تک وہ Stay ہے وہاں پہ تو اس وجہ سے جو اس کا حل ہے تو وہ تو وہی ہے کہ گرڈ سٹیشن بن جائے لیکن بد قسمتی سے لوگ زمینیں نہیں دیتے، اس وجہ سے ابھی تک وہ پینڈنگ پڑا ہوا ہے اور Litigation میں ہے۔ جو ان کا دوسرا جز ہے اور جو دوسری ان کی قرارداد تھی، وہ یہ تھی کہ جو کبل میں دیولئی سب ڈویژن ہے اس میں سٹاف نہیں ہے، تو بالکل یہ ایک Genuine

مسئلہ ہے،اس کو اگر آپ وفاقی حکومت کو یا واپڈا کو آپ Forward کر لیتے ہیں تاکہ وہاں پہ اس کو سٹاف مہیا کیا جائے تاکہ واقعی انکے علاقوں کی بہت بڑی تحصیل ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Okay، ٹھیک ہے

وزیر برائے ہاؤسنگ: اور بہت Scattered ہے،بہت زیادہ پہاڑوں پہ مشتمل ہے تو میں ایگری کرتا ہوں ان کے ساتھ۔

جناب سپیکر: انکی دو ریزولیوشنز تھیں،ایک انہوں نے آج پڑھ لی،دوسری پھر آگے آجائے گی،اس کو میں Put کرتا ہوں

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honorable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say "No".

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. The resolution is passed.

آپ نے پانچ منٹ مانگے اور پھر ہم ایجنڈے کی طرف آتے ہیں، چشمہ رائٹ بینک کینال، جی اکرم خان درانی صاحب، آپ نے بہت پہلے ٹائم مانگا تھا لیکن ریزولیوشنز چلتی رہیں اتنی زیادہ تھوک کے حساب سے اور۔۔۔۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): نہیں، میں نے تو جناب سپیکر صاحب، ویسے بھی جلدی نہیں کرنی تھی، آپکو اطلاع دے دی کہ ایک ضروری بات ہے۔ دوسرا جی، جس طرح بابک صاحب نے کہا، آپ نے آج فیصلہ بھی کیا، اس پر آپکا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ ایک Day جو پرائیویٹ ممبر کا ہو وہ ہو تو یہ ایجنڈا جو ہے یہ چلے گا اور پھر درمیان میں جو بات کی جاتی ہے تو میرے خیال میں جناب سپیکر صاحب، آپ کا ایک بار پھر شکریہ، اور یہ ایک اہم مسئلہ ہے جی میں نے اس پہ تحریک التواء بھی جمع کی ہے اور یہ چینی کا سکینڈل ہے جی، بہت میڈیا پہ، ٹی وی پہ اخبارات میں آیا بنوں میں کہ بنوں کا جو کوٹہ تھا وہ پھر دوسری جگہ بیچا گیا اور اس پہ پھر تاجروں نے جی احتجاج کیا اور جب تاجروں نے اس سکینڈل پہ احتجاج کیا، میری تحریک التواء بھی آئی تھی لیکن ضروری تھا اس لئے میں نے آپکے سامنے رکھا، تو پھر ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن نے، ڈپٹی کمشنر نے انجمن تاجران کے جنرل سیکرٹری غلام قیباز کو تھری ایم پی او میں جیل بھیج دیا کہ آپ نے یہ بات کیوں کی؟

اس کے بعد اس پہ بات کی، پریس کلب کے ممبروں نے، وہاں پر جو ہمارے صحافی ہیں، پھر ڈپٹی کمشنر نے، ایک اچھا جرنلسٹ ہے ہدایت اللہ، اس کو تھری ایم پی او میں جیل بھیج دیا اور جب باقی تاجر عدالت میں گئے، اس کی ضمانت کی تو اس کے بعد یہ پہلی بار میں اس صوبے میں دیکھ رہا ہوں کہ انجمن تاجران کے جو چیمبرز ہوتے ہیں، ان کو گورنمنٹ سہولت دیتی ہے، چونکہ آج کل تو کورونا کی وجہ سے بھی بزنس بالکل مکمل تباہ ہے، تاجران دکاندران بیچارے بڑی تکلیف میں ہیں لیکن ہمارے ڈپٹی کمشنر صاحب غصے میں آکر رات کو زبردستی انجمن تاجران کو باہر نکال کر اور ایک سرکاری تالا لگایا ہے، ابھی وہاں پر پوری تقریباً جتنی بھی ہزاروں میں دکانیں ہیں اور جتنی بھی ایسوسی ایشنز ہیں یا یونین ہیں، وہ سارے دھوپ میں باہر بیٹھتے ہیں روزانہ اور ڈپٹی کمشنر صاحب بہ ضد ہے کہ وہاں پر اس کا جو چیمبر ہے اور چیمبر بھی قانونی طریقے سے جی اس کو دیا گیا ہے، اس کا ٹینڈر ہوا ہے، اس کو وہاں پر Allot کیا ہے اور یہ صرف بنوں میں نہیں ہے، یہ پشاور میں بھی ہے، یہ پورے صوبے کے ہر ایک ضلع میں ہے، تو لہذا آپ سے ہم یہی گزارش کرتے ہیں کہ آپ گورنمنٹ سے پوچھیں کہ پورے شہر کے جتنے بھی، ابھی پشاور میں میں دیکھ رہا تھا کہ انہوں نے بھی اس سے یکجہتی کا اظہار کیا ہے اور ٹائم دیا ہے کہ اتنے دنوں کے بعد پھر ہم بھی ہڑتال پہ نکلیں گے، دوکانوں کو بند کرینگے، تو پلیز گورنمنٹ کا جو بھی منسٹر مجھے جواب دے رہا ہے کہ پوری زندگی میں تاجران کے ساتھ لوگ تعاون کرتے ہیں لیکن ان کے چیمبر کو تو بند نہیں کرتے، تو پلیز آپ کے توسط سے میری گورنمنٹ سے استدعا ہے کہ اسکو فوراً کھولا جائے، اس کی چابی ان کو دی جائے اور جو غیر قانونی اقدام کیا ہے اس کو واپس کیا جائے۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

Mr. Speaker: Who will respond? Ji Shah Muhammad Wazir Sahib.

جناب شاہ محمد خان (وزیر ٹرانسپورٹ): شکریہ جناب سپیکر صاحب، درانی صاحب نے جو باتیں کیں، ایک چینی کے بارے میں بات کی، وہ آپ سے کو سجیشنز کئے ہیں، وہ آپ کی مرضی پہ ہے، باقی جو تاجر برادری کی بات کی، وہ ہمارے بڑے معزز ہیں تاجر برادری اور مختلف اس میں تنظیمیں ہیں، ان شاءاللہ ہر جائز بات پر ہم اس کو سپورٹ کرینگے لیکن آج کل بنوں میں جو ہم نے سنا ہے وہاں آپریشن شروع ہے اور اس آپریشن میں تاجر برادری نے جس جگہ پہ قبضہ کیا ہے، وہ بھی ٹی ایم اے کی ملکیت تھی، اسی لئے آپریشن کی نذر ہو چکی ہے، یہ کسی انتقامی کارروائی کا نتیجہ نہیں ہے اور چینی کے بارے میں ہم اس پہ تبصرہ نہیں کرینگے کیونکہ جہاں

بھی غلطی ہو، ہم غلطی کو سپورٹ نہیں کرینگے اور باقی جو ملکیت کی بات ہے، ریلوے کی زمین ہے، ٹی ایم اے کی زمین ہے، ٹرانسپورٹ کی زمین ہے، ایریگیشن کی زمینیں ہیں، اوقاف کی زمین ہے، ہم نے پہلے دو دن پہلے کے اجلاس میں بھی کمشنر اور ڈی سی کو سپورٹ کیا تھا اور Appreciate کیا تھا کیونکہ بہت زیادہ وہاں قابضین نے قبضے کئے تھے اور خاص کر ہمارا جو حکمران طبقہ ہے، یہ قبضے حکمران طبقے نے کئے تھے اور غریب عوام پر فروخت کئے تھے، ڈی سی نے جو تاجر برادری کے دفتر پر قبضہ کیا ہے، اس کی Encroachment تھی اور ہمیں بھی اس سے Inform کیا تھا کہ ہم نے یہ کیا ہے کہ Encroachment کو آزاد کیا ہے، واگزرار کرائی ہے، یہ سرکاری زمین تھی۔

جناب سپیکر: جی، درانی صاحب۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب، میں تو اس کی بات نہیں کر رہا ہوں وہ تو آپ کے پاس ابھی میں نے بھی جمع کیا ہے اس ٹائم اور آپ ہائی کورٹ کے جج کے ذریعے تجاوزات کی جو باتیں ہیں، اس کی آپ سی ایم کو بھی بھیجیں گے۔ میں یہیں پر ابھی حیران ہوں کہ کوئی زبان پہ تو تالہ بندی نہیں ہے جی، تاجر ہے، ان کا ایک Moto ہے کہ آپریشن غلط ہو رہا ہے، اس پہ وہ ضرور احتجاج بھی کرینگے، شور بھی کرینگے اور اس کو یہ جمہوریت اور لاء اجازت دیتا ہے، کوئی اس طرح تو نہیں ہے کسی کی زبان یا انہوں نے کسی کو مارا ہے یا انہوں نے کسی پہ حملہ کیا ہے، انہوں نے صرف ایک بازار میں احتجاج کیا ہے، ابھی اگر یہ حال اس صوبے کا رہا کہ آج میں یونیورسٹی گیا تھا وہاں پر اور کل جو وہاں پر پروفیسروں پہ اور یونیورسٹی ملازمین پہ جس بے دردی سے وہاں پر لاٹھی چارج ہوا ہے، شیلنگ ہوئی ہے، رات کو میں دیکھ رہا تھا، پروفیسر کی قمیص جو ہے وہ بالکل پھٹی ہوئی ہے فیس بک پہ اور آپ یہاں پر بیٹھے ہیں، آپ کو تعلیم کس نے دی ہے؟ اسی پروفیسر نے جو یونیورسٹی میں اس پہ کل ہم نے لاٹھی چارج کیا ہے، مجھے تعلیم کس نے دی ہے؟ اس پروفیسر نے اس یونیورسٹی میں جو کل ہم نے اسکو لاٹھیوں پہ کیا ہے، وہ جو بیٹھے ہیں بیوروکریٹس، ان کو تعلیم کس نے دی ہے؟، ان پروفیسروں نے اور یہ صحافی جو ادھر بیٹھے ہیں، ان کو تعلیم کس نے دی ہے؟ یہی ہماری یونیورسٹیاں ہیں، اگر یونیورسٹی کے لوگ بھی آتے ہیں اور یہاں پر یہ کوئی بندہ بھی، یہ چوک تو ابھی احتجاجی چوک ہے، پورے ان تین سالوں میں جب میں آتا ہوں تو کالے جھنڈے اور لوگ بیٹھے ہوتے ہیں لیکن پروفیسر پہ اور پھر ان

لوگوں پہ جو ہمیں ہاسٹل میں چائے دیتے تھے، ان لوگوں کو جو وہاں پر آپ کو بھی کھانا دیتے تھے، ان کو جس بے دردی سے مارا ہے، یقین جانیئے ابھی کیا ہوا، یہ میرے پاس اس پورے صوبے کی جتنی بھی یونیورسٹیاں ہیں، انہوں نے پورے صوبے کی قلم چھوڑ ہڑتال کی ہے آج سے، آپ مجھے بتا دیں کہ ایک تو کالج یونیورسٹیاں بند ہیں کورونا کی وجہ سے، ابھی اگر پورا صوبہ جس میں جتنی بھی یونیورسٹیاں ہیں، انہوں نے آج سے قلم چھوڑ ہڑتال کی ہے تو اس صوبے کا جی کیا بنا، تعلیم کے لحاظ سے، معیشت کے لحاظ سے؟ آپ اس طرح کر لیں کہ ایک رپورٹ منگوا لیں کہ یہ تاجر جو بیٹھے ہیں، یہ Encroachment ہے یا صوبائی گورنمنٹ نے ان کے لئے دفتر بھی بنایا ہے اور اس کو الاٹ بھی کیا ہے، اگر وہ تاجر غلط بیٹھے ہیں، میں کہتا ہوں کہ کبھی بھی نہ کھولیں، اگر چیمبر کا دفتر قانونی ہے، صوبائی گورنمنٹ کے پیسوں پہ بنا ہے اور ان کو الاٹ بھی کیا ہے تو پھر جی وہاں پر جو ظلم ہے، آپ خود رپورٹ منگوا لیں، ابھی نہیں، مجھے جواب نہ دیں، آپ کل تک منگوا لیں کہ اس چیمبر کی مکمل رپورٹ مجھے دے دیں کہ یہ صوبائی گورنمنٹ نے اس کو الاٹ کیا ہے کہ نہیں؟ یہ چیمبر اسی کے لیے بنا ہے کہ نہیں ہے؟ اور یہ بیس تیس سالوں سے جو وہاں پر بیٹھے ہیں اور وہاں پر تقریباً پانچ ہزار دوکاندار ہونگے، چھ ہزار ہونگے، دس ہزار ہونگے، ان کی اتفاق سے کوئی ایک ایسوسی ایشن اس سے باہر نہیں ہے، یہ سب کی ہے، اس طرح نہیں ہے کہ کسی کی ہے اور کسی کا اختلاف ہے، تو آپ پلیز اس پہ سپیکر صاحب، میری گزارش یہ ہے کہ آپ ایک خود اپنے ذریعے سے، میرا آپ پہ اعتماد ہے، آپ پروانشل گورنمنٹ سے اس کی ایک رپورٹ منگوا لیں کہ یہ چیمبر ان کا ہے کہ نہیں ہے، یہ Encroachment میں ہے کہ نہیں ہے؟ ابھی جی یہ ہے، میں نے جو آپ کو کل لیٹر بھی دے دیا، پرائم منسٹر نے صوبے کو ایک لیٹر لکھا ہے کہ آپ Encroachment کو ختم کریں، یہ پرائم منسٹر لکھ بھی نہیں سکتا ہے، 18th Amendment کے بعد، یہ صوبے کے اپنے اختیار میں ہے، پرائم منسٹر یہ نہیں صوبے کو لکھ سکتا، ڈائریکشن اس طرح نہیں دے سکتا، چیف سیکٹری نے لکھا ہے بنوں کے ڈی سی کو وہی لیٹر کہ آپ Encroachment کر لیں، اس میں الاٹمنٹ کا کوئی ذکر نہیں ہے، وہ تو بعد میں آئے گا، ابھی جب ہائی کورٹ کا سینیئر جج جائے گا جس کے پاس بھی کوئی قانونی جواز ہو اس کے سامنے پیش کرے گا لیکن میری آپ سے التجاء ہے کہ آپ خود ابھی پراونشل گورنمنٹ کو لکھیں کہ کل پرسوں تک مجھے یہ بتا دے کہ یہ

چیمبر حقیقی طور پہ انجمن تاجران کا ہے کہ نہیں ہے؟ آج تو پورے صوبے کی یونیورسٹیاں بند ہوئی ہیں، میں آج اس فلور پہ آپ کو بتارہا ہوں کہ ایک ہفتہ ڈیڈلائن پشاور نے دی ہے، اسلام آباد کے ساتھ اسکا الحاق ہے، تو اگر پورے چیمبر بھی ہڑتال پہ ہوں اور ضد انا ء کی بات ہو تو میرے خیال میں یہ مناسب نہیں، میں آپ پہ چھوڑ رہا ہوں کہ آپ پراونشل گورنمنٹ کو ذرا بتادیں کہ وہ آپ کو بتادے کہ یہ غیر قانونی ہے یا قانونی؟

جناب سپیکر: شاہ محمد وزیر صاحب، یہ جس چیمبر کی بات کر رہے ہیں یہ ٹی ایم اے کی ہی جگہ تھی اور صوبائی گورنمنٹ نے الاٹ کی ہے اور اب وہ Exist کر رہی ہے یا Demolish ہو گئی ہے جو جیسے ہونی تھی؟

جناب شاہ محمد خان (وزیر برائے ٹرانسپورٹ): جناب سپیکر صاحب، ہم نے پہلے روز بھی یہ گزارش کی تھی کہ وہاں بہت بڑے پیمانے پر قابضین نے سرکاری زمینوں پر قبضے کئے ہیں۔

جناب سپیکر: میں وہ بات نہیں کر رہا ہے، میں اس پہ آرہا ہوں، یہ جو چیمبر کی جگہ ہے۔

وزیر برائے ٹرانسپورٹ: اور جہاں تک درانی صاحب نے کہہ دیا، آپ کو اختیار دے دیا کہ آپ کمنٹس مانگیں، اس پہ ہم ایگری ہیں جو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: منگوالیں اس پر، ڈپٹی کمشنر سے کمنٹس منگوالیں جی۔

وزیر برائے ٹرانسپورٹ: ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ سرکاری زمین ہے، اگر درانی صاحب کو اس پہ اعتراض ہے کہ سرکاری زمین نہیں ہے۔

جناب سپیکر: نہ وہ کہتے ہیں کہ سرکاری ہے لیکن الاٹ ہوئی ہے، پراونشل گورنمنٹ نے الاٹ کی ہوئی ہے اور آج سے کتنا عرصہ پہلے جی۔

وزیر برائے ٹرانسپورٹ: ڈسٹرکٹ انتظامیہ نے کہہ دیا کہ یہ قبضہ تھا اور ہم نے۔

جناب سپیکر: جی، ایک منٹ۔۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر، ایسا تو نہیں ہے کہ میں خواہ مخواہ کسی بات پہ زور دے رہا ہوں، میں نے یہ چیمبر الاٹ کیا ہے مرادن کے چیمبر والوں کو As a Chief Minister، صوابی کے لوگوں کو بھی میں نے الاٹ کیا ہے، ہری پور میں بھی میں نے الاٹ کیا ہے، پورے صوبے کے لوگوں کو آپ چیمبر والوں کو

کچھ دینگے کہ وہ وہاں پر بزنس کریں، میں تو آج بھی آپ کو کہہ رہا ہوں کہ اگر غلط بیٹھا ہے، مسمار بھی کریں، تاجروں کو جیل بھی بھیج دیں، اگر ان کے ساتھ زیادتی ہے، میں تو صرف زیادتی کی بات کرتا ہوں، اس کی رپورٹ آپ منگوالیں، اگر زیادتی انہوں نے کی ہے، میں اسمبلی کے فلور پہ بات کہہ رہا ہوں کہ آپ ان کو سزا دیں، کل سوات کی بھی ہڑتال ہوگی، پورے صوبے کے چیمبرز جو ہیں آپ نے اگر فیس بک دیکھا ہے، ان پہ ابھی شروع ہے، ہر ایک برادری ہے، اس میں صوبے کی معیشت مکمل تباہ ہے جی، اسلامیہ کالج کے وہاں پر رجسٹرار نے جی لکھا ہے کہ اس ماہ ہم آدھی تنخواہ دیں گے، آدھی ابھی تنخواہ نہیں ہے، صبح جب میں آرہا تھا چیف جسٹس نے نوٹس لیا ہے کہ اگر تنخواہوں کے لئے بینک سے قرضے لئے جارہے ہیں تو پھر اس ملک کا کیا ہوگا؟ تو خدارا آپ قانونی طور پہ اس کا جائزہ لیں، اگر وہ غلط ہیں، میں کبھی بھی ان کی سفارش نہیں کرتا۔

جناب سپیکر: جی Conclude کریں جی اس پوائنٹ کو، میں آگے چلوں۔ شاہ محمد وزیر صاحب۔

وزیر برائے ٹرانسپورٹ: جناب سپیکر صاحب، درانی صاحب نے جو مسئلہ اٹھایا ہے وہ ہمارا قومی مسئلہ ہے، ہم اس کو Agree کرتے ہیں، آپ رپورٹ مانگیں، اگر اس کی Allotment ہو چکی ہے تو ہم بھی اس کو سپورٹ کریں گے، اگر Allotment نہیں ہوئی تو سرکاری زمین تھی۔

جناب سپیکر: رپورٹ منگوائیں جی۔ جی، جناب بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، ان سارے مسائل کو جب ہم دیکھتے ہیں اور حکومتی رویئے کو جب ہم دیکھتے ہیں تو جناب سپیکر، حکومت کو Common sense سے کام لینا چاہیئے، پچھلے چالیس سال سے یہاں پہ جو حالات ہیں، کاروباری ماحول نہیں ہے، یعنی کاروباری طبقے کو تجارتی طبقے کو بینکوں کی طرف سے کوئی رعایت نہیں ہے، جناب سپیکر، بجلی کی آپ لوڈشیڈنگ کو دیکھیں، جناب سپیکر، افغانستان اور پاکستان کے تجارتی راستوں کی بندش کو آپ دیکھیں، جناب سپیکر، مرکزی حکومت کی طرف سے جو ہمارے صوبے کو آئینی حقوق نہیں مل رہے ہیں ان کو آپ دیکھیں جناب سپیکر، اسی طرح ان تمام مسائل کو دیکھتے ہوئے حکومت کا رویہ یہ ہونا چاہیئے کہ اگر کوئی احتجاج کرے تو اس پہ لاٹھی چارج آپ کریں، یعنی کل پروفیسر جس طرح درانی صاحب نے کہا، آپ لوگ ذرا ہوش کے ناخن لیں، یعنی اسی صوبے کے عوام کو ہم کیا دے سکتے

ہیں؟ اگر کچھ نہیں دے سکتے ہیں، اگر خدا ناخواستہ حکومت کو کوئی اعتراض ہو تو اس کا تو ایک طریقہ نکالنا چاہیئے کہ حکومت اپنے باشندوں کے ساتھ وہ میں فیس بک پہ دیکھ رہا ہوں، روزانہ کی بنیاد پہ جناب سپیکر، جو جلوسیں نکل رہی ہیں، اب آپ بجلی کے نرخ کو آپ دیکھیں جناب سپیکر، آپ Direct اور Indirect taxes کو دیکھیں اور آپ پھر حکومتی طریقہ واردات کو دیکھیں، تو آپ کو خود نہ اس چیز سے آپ چمٹیں، عوام کو راستہ دیں، عوام کو ارزانی دیں، سہولت دیں، آسانی دیں، ان کے لئے One Window Operation شروع کر دیں جناب سپیکر، تو یہی ریکویسٹ ہے جناب سپیکر، آپ اس طرح کے مسائل پہ بالکل حکومت کے پاس اختیار ہے، حکومت اگر کوئی اپنے گھر سے بھی نکالنا چاہے تو وہ نکال سکتی ہے، ایسا تو نہیں ہے، جو کام ہمارے کرنے کا ہے وہ تو ہم کر نہیں سکتے، جس چیز پہ ہم بات کر نہیں سکتے اس پہ ہم بات، لیکن عوام تو ہمارے سامنے پڑے ہیں، جو کام ہم ان کے ساتھ کرنا چاہیں، ہم ان کے ساتھ کر سکتے ہیں، یہ اتنا بڑا کام نہیں ہے لیکن رعایت دیں عوام کو، ان کو بٹھائیں، ان کے بزنس بند نہ کریں، ان کو تنگ نہ کریں، یعنی سرکاری ملازمین کو جناب سپیکر، آپ دیکھیں اسلام آباد وہ چلے گئے، لاٹھی چارج انہوں نے کھائی، یہاں پہ آ کے انہوں جلوسیں کیں، اگر یہ کام ایک سال پہلے حکومت کی ذمہ داری تھی، اگر ان کی تنخواہوں میں اضافہ کرتے تو میرے خیال میں کل یہ بنوں اور سارے لوگ یہاں آجائیں گے پشاور میں، آپ لوگ مجبوراً یہ کام کرو گے، جس طرح سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں انہوں نے اضافہ کر دیا، تو یہی ریکویسٹ کرتے ہیں کہ یہ ہمارا صوبہ ہے، مل کے ان شاءاللہ عوام کو جتنا ریلیف ہم دے سکتے ہیں ہمیں دینا چاہیئے۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹھیک ہے جی، تھینک یو۔ Durrani Sahib and Aurangzeb Nalotha Sahib, please move your resolution. Aurangzeb Nalotha Sahib. اس کے بعد اختیار ولی صاحب، ابھی نماز کا وقفہ بھی ہے۔

<u>سردار اورنگزیب:</u> شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں بہت مشکور ہوں آپ کا، آپ نے مجھے دوبارہ اجازت دی ہے۔

ہر گاہ کہ پشاور اسلام آباد موٹروے پر صوابی انٹر چینج کے ساتھ قائم قیام وطعام کی جگہ کو بند کیا گیا ہے اور برہان انٹر چینج سے ایبٹ آباد تک کوئی قیام وطعام کی جگہ نہیں ہے جس کی وجہ سے موٹروے پر سفر

کرنے والے مسافروں کو مذکورہ جگہوں میں سہولت نہ ہونے کی وجہ سے خاص کر نماز رہ جاتی ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ صوابی انٹر چینج کے ساتھ بند قیام وبعام کی جگہ کو بحال کرے اور برہان انٹر چینج سے ایبٹ آباد کے درمیان مزید قیام وبعام کا بندوبست کیا جائے تاکہ مسافروں کو قیام وبعام کے ساتھ ساتھ خصوصی طور پر نماز ادا کرنے کی سہولت بھی میسر ہو سکے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' "and those who are against it may say "No".

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

قائد حزب اختلاف: وہ رپورٹ کا کیا ہوا؟

جناب سپیکر: رپوٹ کا میں نے دے دیا جی، وہ تو منسٹر صاحب نے بھی Agree کر دیا، شاہ محمد وزیر صاحب نے The sitting is adjourned for tea break and namaz prayer اور اس کے بعد چشمہ رائٹ بینک کینال اور جو بجٹ کے اوپر آپ کے دو آئٹمز ہیں ان پہ ڈیبیٹ ہو گی۔ Thank you very much.

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی نماز عصر اور چائے کے لئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر، محمود جان مسند صدارت پہ متمکن ہوئے۔)

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سر، میری جو آج ایجنڈا پہ ایڈجرنمنٹ موشن تھی، اس کو Next week کے لئے Defer کریں جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک شوہ، سیکرٹری صاحب، دا Defer کړئ Next week د پارہ جی، د دوئ دا دغہ۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: تھینک یو، مہربانی سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایجنڈے پہ آتے ہیں جی، آئٹم نمبر 09: اس میں (الف) اور (ب) چشمہ رائٹ بینک کینال۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر کورم کی نشاندہی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم کی نشاندہی ہوگئی، کورم Count کریں۔ سیکرٹری صاحب، کورم Count کریں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی جارہی ہے)

جناب ڈپٹی سپیکر: دومنٹ کے لئے گھنٹیاں بجادیں۔

(گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: سیکرٹری صاحب، Count، تعداد 19 ہے لیکن دومنٹ کے لئے مزید گھنٹیاں بجائیں۔

(گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: سیکرٹری صاحب، Count، سیکرٹری صاحب، Count۔ اس وقت 21 ممبران ہاؤس میں موجود ہیں، دودفعہ گھنٹیاں بجائی جاچکی ہیں، کورم پورا نہیں ہوا۔

The sitting is adjourned till 02:00 p.m. Wednesday, 02 June, 2021.

(اجلاس بروز بدھ مورخہ 02 جون 2021 بعد از دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہوگیا)